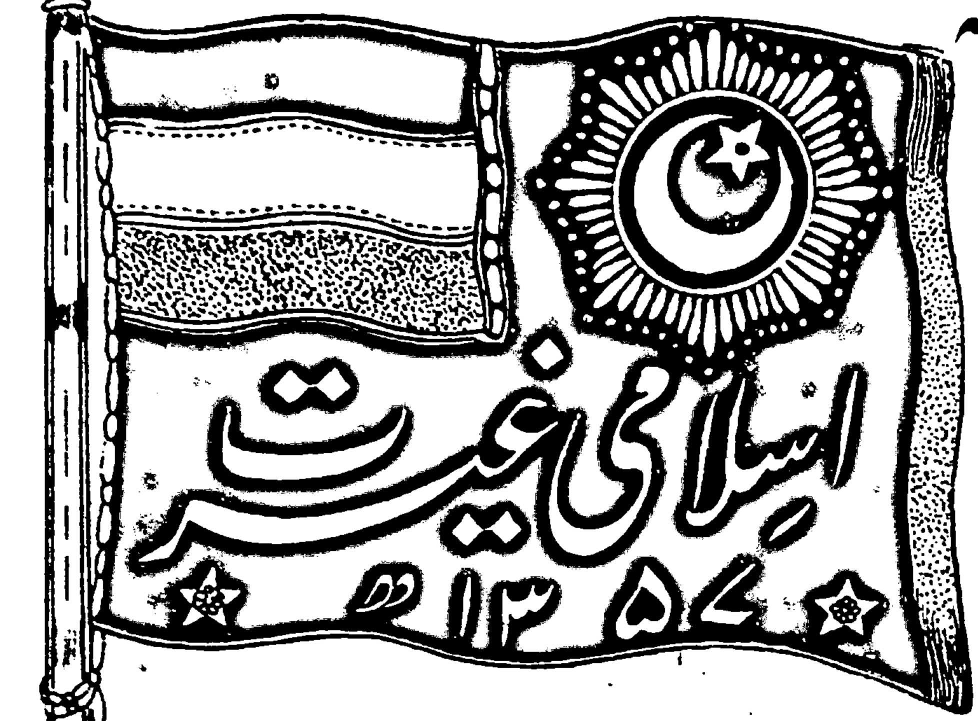
علمی "ادبی" سیاسی "اقتصادی اور اصلاحی

ماہنامہ



قائد

مراد آباد
یوپی

مدیر مسئول —— قائد التحریر

سید اختر اسلام قاسمی —— سید محمد میاں

قیمت سالانہ —— ششماہی —— فی پرچہ

عمدہ کاغذ عہ ۱۲ معمولی کاغذ عہ ، عہ د ۱۲/ ، ۳/

(مطبوعہ شاہی برقی پریس مراد آباد)

ایضاح الادلّہ

مولفہ سیدنا شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

علمی موتیوں کا بے نظیر خزانہ ہے الہامی فوائد کا قیمتی ذخیرہ ہے۔ حضرت مولف رح کا مشہور علم وفضل مضامین کے حسن وخوبی اور استناد کے لئے بہترین شاہد ہے یوں تو علوم الٰہیہ کے سیکڑوں جواہر ریزے کتاب کے اوراق میں جلوہ فرما ہیں۔ مگر خصوصیت کے ساتھ مندرجہ ذیل مسائل پر سیر حاصل اور لاجواب بحث کی گئی ہے (۱) فقہائے کرام کی فضیلت حضرات محدثین پر (۲) فقہائے کرام کا بدرجہ اول محدث ہونا (۳) رفع یدین (۴) آمین بالجہر (۵) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا (۶) قرأت فاتحہ خلف الامام (۷) وجوب جمعہ اور اس کے شرائط (۸) تقلید شخصی کی اہمیت (۹) تقلید کی مختلف قسمیں (۱۰) حقیقت ایمان (۱۱) ایمان کی زیادتی اور کمی (۱۲) امام صاحب کے متعلق الزام اہجار کی تردید (۱۳) قضا رقاضی کے ظاہراً و باطناً نفاذ کی شرعی اور عقلی بحث (۱۴) حکومت اسلامیہ کی حقیقت (۱۵) خلافت اور حکومت الٰہی (۱۶) اسباب ملک وحقیقت ملک (۱۷) قبضہ شرعیہ (۱۸) بیع فاسد کی تحقیق اور فاسد و باطل کا فرق (۱۹) نکاح محارم (۲۰) قلتین اور دہ در دہ کا مسئلہ (۲۱) ما رکثیر کے متعلق ائمہ ثلاثہ کے مذاہب کی بے نظیر تفسیر وغیرہ وغیرہ۔

قیمت قسم اول ۶ؔ قسم دوم ۶ؔ صفحات ۴۱۶ متعدد بار طبع ہو کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی جلد طلب فرمائیے ورنہ پھر کف افسوس ملنا پڑے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلامی غیرت

۱۳۵۷

ماہنامہ قائد مرادآباد

نمبر (۱) جلد (۱) بابتہ ماہ محرم وصفر ۱۳۵۷ھ مطابق مارچ اپریل ۳۸ء

فہرست مضامین

حضرت علامۃ الحاج استاذ العلماء مولانا محمد اعزاز علی صاحب استاذ الادب

و شیخ الفقہ دار العلوم دیوبند کے مکتوب گرامی کے چند جملے

یہ سنکر بہت خوشی ہوئی کہ آپنے متوکلا علی اللہ مراد آباد سے ایک رسالہ کا اجراء منظور کرلیا ہے۔ یہ میری قدیمی آرزو تھی۔ میں چاہتا تھا کہ اس رسالہ کا اجراء دیوبند سے ہو یہ خبر نہ تھی کہ مراد آباد والے اسکو لے اڑیں گے۔ رسالہ کی رکنیت میں آپ کے حکم کی تعمیل میرے لئے ضروری ہے جس طرح چاہیں آپ میرا نام شائع کریں جو کام میری استطاعت کے موافق آپ مجھ سے لیں گے انشاء اللہ کرونگا۔ اس کی زیادہ خوشی ہوئی کہ آپ نے پرچہ میں دو ورق عربی تحریر کے لئے بھی مخصوص کردیئے ہیں۔ مجھکو توقع ہے کہ اس کے ذریعہ سے ہمارے قومی مدارس میں ادب عربی کی طرف کافی توجہ ہونے لگے گی۔ اس میں بھی جو کچھ مجھ سے ہو سکے گا آپ کی خدمت میں اس کو پیش کروں گا۔ ہاں ایک اور چیز بطور مشورہ کے عرض کردینا ضروری ہے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو رسالہ کی اہمیت بڑھانے اور اس میں خصوصیت پیدا کرنے کے لئے یہ بھی اعلان کردیں کہ رسالہ میں دو یا چار صفحے کسی قدیم عربی کتاب کے بھی شائع ہوا کریں گے۔ اس سلسلہ میں بھی میں ایک نادر اور مفید کتاب پیش کرسکوں گا جو میرے ایک دوست ۵۶ھ کی ابتداء میں میرے لئے مکہ معظمہ سے خرید کرلائے تھے۔ بوسیدہ حالت میں ہے اور یہ خیال ہے کہ اگر اس کو شائع نہ کیا گیا تو ایک عمدہ کتاب معدوم ہو جائے گی۔

اعتذار

رسالہ کے اجراء کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری خیال کیا گیا تھا کہ "پریس" "خود" رسالہ کا ہو۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے برقی پریس قائم کرنے کی توفیق عنایت فرمائی جس کا نام شاہی کمپنی کی مناسبت سے شاہی برقی پریس تجویز ہوا اب آئندہ کے لئے اگرچہ اطمینان ہوگیا مگر اثناء قیام میں حافظ کا یہ مصرعہ اکثر ورد زبان رہا ؎

کہ عشق آساں نمود اوّل ولے افتاد مشکلہا

عشق پریس کی مشکلات میں سب سے زیادہ تکلیف دہ امر یہ تھا کہ ۱۵ محرم کے بجائے رسالہ ابتداء صفر میں جاری ہو رہا ہے۔ جس کے متعلق ہم ناظرین کرام سے اعتذار پر مجبور ہیں۔ والعذر عند کرام الناس مقبول۔ آئندہ اس سلسلہ کو درست کرنے کے لئے اس رسالہ کو محرم اور صفر دونوں مہینوں کا قرار دیدیا گیا مگر یہ اطمینان دلانا ضروری ہے کہ آئندہ رسالے اس ضخامت سے کم نہوں گے جو اس رسالہ کی ہے۔

خادم اختر اسلام

التماس

ماہنامہ قائد کی حیثیت اور اسکا مقصد

دورِ حاضرہ میں ہندوستان کی مثال اُس باہمت بچہ جیسی ہے جو جوانوں کی طرح دوڑنا چاہتا ہے مگر ابھی دوڑنا نہیں جانتا۔ وُہ بار بار کوشش کرتا ہے چند قدم دوڑتا ہے گر جاتا ہے پھر دوڑتا ہے —— دنیا کے ارتقائی جولانگاہ میں اس کی ہمت قابلِ ستایش ہے۔ اعلیٰ ارتقاء کے آثار اس کی پیشانی سے نمایاں ہیں۔ مگر ابھی عہدِ طفولیت ہے۔

ایک طرف باخبر حضرات کی نظر یورپ، امریکہ، اور اُن کے اخبارات پر پڑتی ہے جو لاکھوں کی تعداد میں روزانہ شائع ہوتے ہیں۔ ان کی ضرورت پورا کرنے کے لئے کاغذ کے مستقل کارخانے قائم کئے جاتے ہیں اور وہ بھی ناکافی رہتے ہیں۔ مگر دوسری طرف —— ہندوستان کا موجودہ افلاس۔ برطانوی عنصر کی افلاس زا پالیسی اور ہندوستانیوں کی عمومی جہالت ہے جو مجددانِ ملت کی منشاؤں کو دشوار ترین تخیل بنا دیتی ہے ——!

یہ عجیب بات ہے کہ وہی افلاس جو بیشتر اخبارات و جرائد کی ناکامی کا باعث ہوتا ہے وہی بسا اوقات جرائد و اخبارات کی اشاعت کا داعی بھی ہو جایا کرتا ہے۔ تعلیمیافتہ نوجوان جب ہر طرح ذریعۂ معاش سے مایوس ہو جاتے ہیں تو ان کی جدوجہد کی آخری کڑی یہی ہوتی ہے

کہ وہ کوئی رسالہ یا اخبار نکالدیں۔ ایسے جرائد واخبارات کا جب مقصد ہی تحصیل معاش ہو تو لامحالہ ان کی پالیسی بھی نہایت مخدوش اور ملت کیلئے نہایت خطرناک ہوگی۔ چنانچہ بیشتر اخبارات ورسائل اشاعت کیساتھ ساتھ ہی حکام یا سرمایہ دار صاحبان کی ہمنوائی میں مصروف ہوجاتے ہیں کیونکہ اسی صورت سے ان کے رسالے یا اخبار کی غرض پوری ہوتی ہے۔ لیکن خداوند عالم کے فضل وکرم پر اعتماد کرتے ہوئے ہم اس افتاحیہ میں واضح کر دیتے ہیں کہ رسالہ قائد کا مقصد ہرگز ہرگز کسب معاش یا تحصیل زر نہیں۔

اس کو شاہی کمپنی نے اس لئے جاری کیا ہے کہ وہ اُن ضرورتوں کو پورا کرے جو ملت کے لئے نہایت اہم ہیں اور بدقسمتی سے کسی رسالہ یا اخبار نے اس کو اپنا موضوع نہیں قرار دیا۔ رسالہ ہذا کے اہم مقاصد یہ ہیں:۔ الف "سید الکونین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام بالخصوص اصحاب صفہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کے مبارک اور مستند حالات پیش کر کے مسلمانوں کی مذہبی، سیاسی اور اقتصادی یعنی مالی اور تجارتی اصلاح (ب) تاریخ عالم اور اقوام دنیا کے عروج وزوال کے فلسفہ اور وجوہات پر بحث کر کے مسلمانوں کے جذبات ترقی وعروج کو بیدار کرنا۔

(ج) عربی خواں طلبہ میں عربی زبان کا مذاق پیدا کرنا (د) ہندوستان اور حجاز کے مابین صحافتی رابطہ قائم کرنا۔ ان مقاصد کی تکمیل کے لئے مندرجہ ذیل مباحث رسالہ کے لئے لازمی قرار دئے گئے ہیں۔ (۱) سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ترجمہ تفسیر ابن کثیر۔ (۳) سیرت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین (۴) سیرت اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم، (۵) تاریخ عالم (۶) مسلم اقتصادیات (۷) سیاسیات حاضرہ (۸) سیاسی روزنامچہ رنات العرب یعنی عربی اشعار اور مضامین۔

تفسیر ابن کثیر کے علاوہ باقی دیگر مضامین اگرچہ مسلسل رہیں گے مگر عنوات کی بندش اس طرح کیجائے گی کہ اس پرچہ کے مضامین اسی پرچہ میں ختم ہوجائیں۔ دوسرے پرچہ کے لئے وہ ناقص

اوراد ہو رہے نہ رہیں۔ نمونہ کا پرچہ اس وعدہ کی تصدیق کردے گا۔ ان عنوانات پر بحث کرنے کے لئے رسالہ نے ایسے افراد کو منتخب کیا ہے: جو دورِ حاضر میں بلاشک وشبہ ہندوستان کی منتخب ہستیاں ہیں۔ مثلاً

سیدی حضرت العلامۃ الحاج مولینا اعزاز علی صاحب

سیدی حضرت علامہ مولانا سید فخر الدین احمد صاحب

سیدی حضرت علامہ مولانا عبد الحق صاحب مدنی

حضرت مولینا ابو القاسم محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی

حضرت مولانا محمد میاں صاحب ادیب جامعہ قاسمیہ شاہی

ہم نہایت ذمہ داری کیساتھ یہ اعلان بھی کئے دیتے ہیں کہ ہمارے تمام مباحث اور ہمارا نقطۂ نظر وہی ہوگا جو حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب یا سیدنا شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز کا خاص مشن تھا اور جس کی تکمیل سیدنا شیخ الہند ثانی مولینا سید حسین احمد صاحب قبلہ نہایت بلند آہنگی سے فرما رہے ہیں اسی لئے حضرت شیخ الہند موصوف دام ظلہم العالی رسالہ ہذا کے سرپرست قرار دئے گئے ہیں۔ اور توقع ہے کہ حضرت شیخ قلمی طور پر بھی سرپرستی فرمائیں گے۔ مگر حضرت شیخ کے مشاغل عالیہ کے باعث یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ہر رسالہ حضرت شیخ کے افادات کا حامل بن سکے گا۔

بایں ہمہ یہ رسالہ پوری جد وجہد کرے گا کہ وہ ناظرین کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولت پیدا کرے۔ چنانچہ ابتدا ہی میں اُس نے اس کی قیمت ایسی ارزاں قرار دی ہے جس کی ادائیگی میں کسی قدردان کو بھی دشواری نہ محسوس ہو یعنی صرف ایک روپیہ سالانہ یعنی ایک آنہ چار پائی ماہانہ۔ ہاں گلیز کاغذ کی قیمت چونکہ رف کے مقابلہ میں دوگنی ہے۔ تو لامحالہ عمدہ کاغذ کے رسالہ کی قیمت میں بھی ۱۲؍ کا اضافہ کیا گیا یعنی اس کی سالانہ قیمت ۱۲؍عہ ہوگی۔ دونوں شرح نرخ کو ملانے کے بعد رسالہ کے اذنیٰ سے اذنیٰ مصارف بھی اس وقت تک پورے نہیں ہوسکتے جبتک

اس کے مستقل خریدار ڈیڑھ ہزار نہ ہو جائیں لہذا جملہ کرم فرما احباب سے استدعا ہے کہ وہ جلد از جلد اس مقدار کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں تاکہ رسالہ کے اہم مقاصد پایۂ تکمیل کو پہنچ سکیں۔

اہل مراد آباد سے اپیل

ہماری توقعات سب سے زیادہ اہل مراد آباد سے وابستہ ہیں یہ رسالہ مراد آباد سے شائع ہو رہا ہے۔ ایسے حضرات کا رسالہ ہے جنکو اہل مراد آباد خاص عقیدت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو کیا ادارۂ قائد کی یہ توقع غلط ہوگی کہ شہر مراد آباد کی کم و بیش ۷۰ ہزار مسلم آبادی میں سے ایک ہزار ایسے بندگان خدا پیدا ہو جائیں جو رسالہ کے مستقل خریدار بنکر اس کے کارکنان کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

دار العلوم دیوبند اور دیگر طلبہ عربی سے اپیل - یہ ضرورت مدتوں سے محسوس ہو رہی ہے کہ ہندوستان میں کوئی عربی رسالہ ہو تاکہ حجاز و ہند کا صحافتی رابطہ بھی قائم ہو اور ہندوستانی طلبہ میں عربی تحریر کا ذوق پیدا ہو۔ چنانچہ متعدد رسالے عربی زبان میں شائع بھی کئے گئے۔ مگر بدقسمتی سے یا مسلمانوں کی عام بدمذاقی سے وہ استقلال پذیر نہ ہوئے حضرت علامہ الحاج مولانا محمد اعزاز علی صاحب کی رائے تھی کہ کوئی اردو رسالہ اگر چند اوراق عربی مضامین کے لئے مخصوص کر دے تو یہ اہم ضرورت بھی پوری ہو جائے اور رسالہ ناکام بھی نہ رہے چنانچہ بنام خدا رسالہ قائد کے ارکان نے طے کیا ہے کہ کم از کم دو ورق عربی مضامین کے اس رسالہ میں ضرور رکھے جائیں گے۔ اور ان کا لقب رنات العرب ہوگا۔ اس مقصد عظیم کی تکمیل ایسے دو بزرگوں کے سپرد کی گئی ہے جنکی ادبی مہارت سے پورا ہندوستان واقف ہے اور جو صحیح معنی میں استاد ادب ہیں۔ یعنی (۱) حضرت مولانا عبد الحق صاحب مدنی مدیر جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد۔ آپ کا وطن اصلی مدینہ طیبہ ہے۔ عربی آپ کی مادری زبان ہے ... جو ادبی مہارت کا اندازہ آپ کو ان قصائد اور مضامین سے ہو جائے گا جو رنات العرب

میں شائع ہوتے رہیں گے۔ (۲) سیّدی الاستاذ العلامۃ الحاج مولانا محمد اعزاز علی صاحب استاذ الادب دارالعلوم دیوبند " آپکی شہرۂ آفاق ادبی مہارت کے متعلق کچھ لکھنا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے۔ رسالہ کے اہم مقاصد کو لحاظ فرماتے ہوئے حضرت علامہ مولانا محمد اعزاز علی صاحب نے اپنے ایک نجی گرامی نامہ میں جو الفاظ تحریر فرمائے ہیں وہ صفحہ ۲ پر شائع کئے گئے ہیں۔ حضرت مولانا کے مشورہ کے بموجب مقاصد میں ایک کا اور اضافہ ہو جائے گا۔ یعنی نادر کتب کی اشاعت اور امید ہے کہ چند اشاعتوں کے بعد انشاء اللہ اراکین کی جانب سے اس کا بھی باضابطہ اعلان کر دیا جائے گا۔ آپ کے سامنے رسالہ کا پہلا نمبر آ رہا ہے۔ آپ اس سے بھی اندازہ فرمالیں گے کہ رسالہ جس طرح عام مسلمانوں کے لئے مفید ہوگا اسی طرح اہل علم حضرات کے لئے بھی ایک نادر علمی ذخیرہ ہوگا۔ لہذا اہل علم حضرات اور طلبہ کرام سے عموماً اور طلبہ دارالعلوم دیوبند۔ مظاہر العلوم سہارنپور۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ سے خصوصاً مخصوص التفات کی استدعا ہے۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

اختر الاسلام عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ تفسیر ابنِ کثیر

از حضرت علامہ مولانا سید فخر الدین احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ

تمہید!

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لیل و نہار کی گردش، ابناء آدم کے عروج و زوال، اقوام و امم کے نسلی اور سیاسی انقلابات نے ایک اور صرف ایک ہی دولت حاصل کی جو ایک آخری اور انتہائی دولت ہے۔ جس پر وہ جتنا فخر کریں کم ہے۔ یعنی ربّ العالمین، احکم الحاکمین کا ____ کلام پاک جسکو قرآن مجید، اور فرقان حمید کہتے ہیں، جو خزانہ ہی ہر ایک سعادت کا، نسخۂ کیمیا ہے ہر ایک عروج و ترقی کا، محور ہے کائنات روحانی کا، مرکز ہے رشد و ہدیٰ کے تمام دائروں کا! ____ !!

بلا شبہ انسانیت کاملہ کا وہ درس کامل ہی تکمیل عبدیت کا وہ سبق آموز ہی علم و فضل، اصلاح و تلقین کا ہر ایک سلسلہ، ناکام و نامسعود ہی، اگر وہ اس نور کامل کی ضیا ر پاشیوں سے محروم ہو!

رسالہ قائد جبکہ سیاسی اور مذہبی تلقین و تبلیغ کا اعلیٰ نمونہ ملک و ملت کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہی تو اس کا اولین فرض ہی کہ وہ اس آفتاب فضل و کمال کی شعاعوں کا زیادہ سے زیادہ آئینہ دار ہو۔ بیشک اردو فارسی عربی، اور دنیا کی ہر زبان میں سیکڑوں ہزاروں تفسیر لکھی گئیں مگر بہت کم ہیں وہ تفسیریں جو تفسیر کے اصول پر صحیح طور سے

ہموار ہوں۔ عربی زبان کی اُن تفاسیر میں جو طبع ہو کر ہم تک پہونچ سکیں۔ تفسیر ابن کثیر کا درجہ سب سے اونچا تسلیم کیا گیا ہے۔ لیکن یہ سعادت ازل سے "رسالہ قائد" کے لئے ہی مخصوص تھی کہ وہ ہندوستان کے عام شائقین علوم تک اس پاکیزہ اور نفیس کتاب کو پہنچائے

ترجمہ کتاب کے آغاز سے پیشتر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند شذرات بطور تمہید پیش کر دئے جائیں:۔

علم تفسیر کیا ہے؟

هو علم باحث عن معنى نظم القرآن بحسب الطاقة البشرية وبحسب ما تقتضيه القواعد العربية۔ کشف الظنون ج ۱ ص ۲۹۷

فن تفسیر وہ علم ہے جو انسانی طاقت اور قواعد عربیہ کے اقتضا کے بموجب کلامِ الٰہی کے الفاظ کے معنی سے بحث کرے۔

علم تفسیر کے مبادی" علم کلام کے اصول۔ اصول فقہ اور علوم عربیہ یعنی معانی۔ بیان۔ بدیع۔ نحو۔ صرف۔ لغت وغیرہ وغیرہ۔ (کشف)

علم تفسیر کا موضوع" کلام اللہ تعالیٰ سبحانہٗ (کشف الظنون ج ۱ ص ۲۹۷)

علم تفسیر کا مقصد" قرآن پاک کے معانی تک رسائی حاصل کرنا اور احکام قرآنی کو معلوم کرنا تاکہ دُنیوی اور دینی سعادت حاصل کی جائے (کشف الظنون)

عہد صحابہ کے مشہور مفسرین" خلفاء راشدین۔ حضرت ابن مسعود۔ حضرت ابن عباس۔ حضرت ابی بن کعب۔ حضرت زید بن ثابت۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری۔ حضرت عبداللہ بن زبیر۔ حضرت انس بن مالک۔ حضرت ابو ہریرہ۔ حضرت جابر۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

کونسی تفسیر صحیح اور قابل قبول ہوگی"۔ (۱) قواعد عربیہ کے مطابق ہو۔

(۲) قرآن پاک کی مخصوص بلاغت اور اس کا اعجاز وفصاحت اپنے کمال پر باقی رہے۔ یعنی

(وہ معنی نہ لئے جائیں جو محاورہ اور بلاغت و فصاحت کے مخالف ہوں) قواعد شرعیہ اور دیگر آیات و نصوص کے مخالف نہ ہوں۔ علامہ زمخشری کا ارشاد ہے۔

من حق التفسیر ان یتعاھد بقاء النظم علی حسنہ والبلاغۃ علی کمالھا وما وقع بہ التحدی سلیما عن القادح۔ کشف الظنون ص۳۰۲	تفسیر کے لئے یہ شرط ہے کہ اس بات کا پورا پورا خیال رکھا جائے کہ عبارت قرآن اپنے حسن و خوبی پر اور بلاغۃ قرآن درجۂ کمال پر باقی رہے۔

اور وہ قرآن جس سے تمام دنیا کو مقابلہ کا چیلنج دیا گیا ہے اس معنی کی بنا پر کسی ادبی اعتراض کا مورد نہ بن جائے۔ ۱۲

مفسر کیلئے کن علوم کی مہارت ضروری ہے | لغت[۱]۔ نحو[۲]۔ صرف[۳]۔ اشتقاق[۴]۔ معانی[۵]۔ بیان[۶]۔ بدیع[۷] قرائت[۸]۔ اصول دین[۹]۔ اصول فقہ[۱۰]۔ اسباب نزول[۱۱]۔ تاریخ[۱۲] ناسخ و منسوخ[۱۳] فقہ[۱۴]۔ حدیث[۱۵]۔

علامہ ابن کثیر کا تعارف } آپ کا اسم گرامی اسمعیل ہے۔ کنیت ابوالفداء۔ والد ماجد کا اسم گرامی عمر، جد امجد کا اسم گرامی کثیر ہے۔ جن سے کنیت کرتے ہوئے آپ کو ابن کثیر کہا جاتا ہے۔ اور یہ کنیت ایسی مشہور ہوئی کہ اصل نام عام طور سے فراموش ہوگیا۔ آپ قریشی النسب ہیں۔ آپ کا مسکن مبارک دمشق تھا آپ قرآن اور احادیث کے جید حافظ تھے علوم عقلیہ اور نقلیہ کے تبحر کی بنا پر آپ نے امام کے لقب سے شہرت پائی۔ آپ کی وفات ۷۷۴ھ میں ہوئی رضی اللہ عنہ قدس اللہ سرہ العزیز

تفسیر ابن کثیر کی خصوصیت } اس تفسیر کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں قرآن پاک کی شرح اور توضیح میں قیاس اور اختراع کو دخل نہیں دیا گیا۔ بلکہ کلام اللہ کی شرح خود کلام اللہ سے کی گئی ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یا صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین کے اقوال سے جن کی سندیں نہایت اہتمام کیساتھ پیش کی گئی ہیں اور پھر ان کی

صحت یا سند پر بقدر ضرورت کلام کیا گیا ہے (کشف الظنون) مصنف کی یہ کتاب دس
جلدوں اور تقریبًا چار ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔

ترجمہ کی خصوصیت ہم مجبور ہیں کہ اس ترجمہ میں احادیث اور اقوال سلف کی تمام سندوں کو پیش نہ کریں۔ کیونکہ اصل کتاب کی طرح اگر ترجمہ میں بھی سندیں پیش کی جائیں اور پھر ان کی جرح تعدیل کے متعلق تمام مباحث ذکر کئے جائیں تو عام ناظرین کے لئے مفید ہونے کے علاوہ ایسا طویل سلسلہ ہوگا۔ جس کا اختتام شاید ہی کبھی ہو سکے۔ لہذا صحیح احادیث کا ترجمہ پیش کیا جائے گا اور باقی کے متعلق صرف حوالہ (واللہ الموفق وہو المعین)۔

اس مختصر مگر ضروری تمہید کے بعد تفسیر ابن کثیر کے دیباچہ کا ترجمہ شروع کیا جاتا ہے۔ دیباچہ سے پیشتر مصنف نے ایک حمدیہ خطبہ تحریر فرمایا ہے جو اگرچہ متعدد نکات پر مشتمل ہے۔ مگر مقصود کے لحاظ سے اس کا ترجمہ کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا اسی وجہ سے اس کے ترجمہ کو ضروری نہیں سمجھا گیا۔ اس کے بعد سلسلۂ لغت فرماتے ہیں۔ !

اس خدا ر بالا و برتر کی حمد۔ جس نے اپنے رسولوں کو مبشرین (بشارت دینے والے) اور منذرین (عذاب الٰہی سے ڈرانے والے) بنا کر بھیجا۔ تاکہ انسانوں کے لئے خدا کے مقابلہ میں کوئی حجت باقی نہ رہ سکے۔ اور سلسلۂ نبوت و رسالت کو نبی امی عربی مکی پر ختم کیا جو واضح ترین شاہراہ کے ہادی ہیں۔

نبی اُمی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انسانوں اور تمام جنات کی مخلوق کی طرف زمانہ بعثت سے قیام قیامت تک کے لئے مبعوث فرمایا۔ چنانچہ باری تعالیٰ عز اسمہٗ کا ارشاد ہے۔

ؔ۱ کشف الظنون ص ۳۰۵

قل یاایھا الناس انی رسول اللہ	کہہ تو اے لوگو میں رسول ہوں اللہ کا
الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموٰت	تم سب کی طرف جس کی حکومت ہے
والارض لاالٰہ الا ھو یحیی ویمیت	آسمانوں اور زمین میں۔ کسی کی بندگی
فآمنوا باللہ ورسولہ النبی الامی	نہیں اُسکے سوا۔ وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے
الذی یؤمن باللہ وکلماتہ واتبعوہ	سو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے
لعلکم تھتدون " نیز ارشاد ہے	نبی امی پر جو کہ یقین رکھتا ہے اللہ پر اور اسکے
لانذرکم بہ ومن بلغ	سب کلاموں پر اور اسکی پیروی کرو کہ تم
	راہ پاؤ

لہذا عرب اور عجم۔ کالے اور گورے۔ انسان اور جنات۔ میں سے جس کو بھی اس قرآن پاک کی خبر پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا وسیع دائرہ اُس پر شامل ہوگا۔ اور آپ اس کے لئے نذیر ہوں گے۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے

ومن یکفر بہ من الاحزاب فالنار	ان گروہوں میں سے جو بھی قرآن پاک
موعدہ۔ (قرآن حکیم)	سے منکر ہوگا۔ اُس کو دوزخ کی وعید ہے

پس مذکورہ بالا طبقات اور جماعتوں میں سے جو بھی قرآن پاک سے انحراف کرے گا۔ بموجب ارشاد ربانی اس کے لئے عذاب آتش مقرر ہے جیسا کہ دوسرے موقع پر خداوند عالم کا ارشاد ہے

فذرنی ومن یکذب بھذا الحدیث۔	آپ رہنے دیجئے مجھے اور ان لوگوں کو جو
سنستدرجھم من حیث لایعلمون	اس قرآن کی تکذیب کرتے ہیں ہم ان کو
نیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے	اسطرح عذاب میں پکڑینگے کہ انکو خبر بھی نہ ہوگی
بعثت الی الاحمر والاسود۔	میں مبعوث ہوا ہوں احمر اور اسود کیطرف

اسود اور احمر کی تفسیر کالے اور گورے انسانوں سے کیجاتی ہے۔ مگر علامہ امام حضرت مجاہدؒ کا قول ہے کہ اس سے جن و انس مراد ہیں۔ بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثقلین یعنی

تمام انسانوں اور تمام جنات کی جانب مبعوث ہوئے تاکہ مخلوق تک اس کتاب عزیز کو پہنچا دیں جس کی آپ پر وحی نازل ہوئی اور جس کے ارد اگرد بھی باطل پھٹکنے نہیں پاتا جو حکیم و حمید کی جانب سے ایک فرمان مُنزل ہے۔

فہم قرآن کی دعوت } حضرت حق جلّ مجدہٗ نے نوع آدم و نوع جن کو دعوت دی ہے کہ وہ اس کلام حمید کو سمجھیں اور اس میں غور و خوض کریں چنانچہ ارشاد ہے۔

(۱) افلا یتدبرون القرآن۔ ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا

کیا قرآن پاک سمجھتے نہیں (اس میں غور و خوض نہیں کرتے) اگر یہ قرآن خدا کے علاوہ کسی اور کی جانب سے ہوتا تو وہ اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔

(۲) نیز ارشاد ہے۔

کتاب انزلناہ الیک مبارک لیدبروا آیاتہ ولیتذکر اولوا الالباب ـــــ

ایک کتاب ہے جو اتاری ہم نے تیری طرف برکت کی تا دہیان کریں لوگ اسکی باتیں اور تا سمجھیں عقل والے۔

(۳) نیز ارشاد ہے۔ افلا یتدبرون القرآن ام علیٰ قلوب اقفالھا

کیا دہیان نہیں کرتے قرآن میں یا دلوں پر لگ رہیں ان کے قفل۔

لہٰذا معانی کلام اللہ کی توضیح و تفسیر۔ موقع اور محل کے بموجب مراد الٰہی کی جستجو اور تلاش اور اس کا سیکھنا اور سکھانا۔ علماء پر واجب ہے۔ چنانچہ خداوندی ارشاد ہے۔

واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہٗ للناس ولا تکتمونہ فنبذوہ ورآء ظھورھم واشتروا بہ ثمنا قلیلاً فبئس ما یشترون ۵

اور جب اللہ نے عہد کیا کتاب والوں سے کہ اس کو بیان کروگے لوگوں سے اور نہ چھپاؤگے پر پھینک دیا انھوں نے وہ عہد اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اس کے بدلے تھوڑا سا مول تو کیا برا ہے جو خریدتے ہیں

اور ارشاد ہوا۔ ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا اولئك لاخلاق لھم فی الآخرۃ ولا یکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم یوم القیامۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم ۰

جو لوگ مول لیتے ہیں اللہ کے قرار پر اور اپنی قسموں پر تھوڑا سا مول انکا کچھ حصہ نہیں آخرۃ میں ا ر نہ بات کریگا ان سے اللہ اور اور نہ نگاہ کریگا ان کی طرف قیامت کیدن اور نہ پاک کریگا ان کو اور انکے واسطے عذاب ہے دردناک

بہرحال، حضرت حق جل شانہ نے ہم سے پہلے اہل کتاب کی اس پر مذمت کی کہ انھوں نے آسمانی کتاب سے توجہ ہٹالی اور دنیا میں وہ پھنس گئے اور آسمانی کتاب کی اتباع کے بجائے وہ ان چیزوں میں مشغول ہو گئے جنکا حکم نہ تھا۔ لامحالہ ہم مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان افعال سے الگ تھلگ رہیں جو پہلی امتوں کے لئے مذمت کا موجب بنے اور ان احکام کی شدت سے پابندی کریں جو ہم پر نازل فرمائے گئے۔ یعنی اللہ کی اس کتاب کو (جو ہم پر نازل فرمائی گئی) پڑھیں اس کا علم حاصل کریں۔ اس کی تعلیم دیں، اس کو خود سمجھیں، دوسروں کو سمجھائیں۔ حضرت حق جل مجدہٗ کا ارشاد ہے:۔

الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ وما نزل من الحق ولا یکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیھم الامد فقست قلوبھم وکثیر منھم فاسقون اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتھا۔ قد بینا لکم الآیات لعلکم تعقلون ۰

(قرآن پاک)

کیا وقت نہیں آیا ایمان والوں کو کہ گڑگڑائیں ان کے دل اللہ کی یاد سے اور جو اترا ہے سچا دین اور نہ ہوں اُن جیسے جن کو کتاب ملی تھی اس سے پہلے پھر دراز گذری اُنپر مدت پھر سخت ہو گئے ان کے دل اور بہت اُن میں نافرمان ہیں، جان رکھو کہ اللہ زندہ کرتا ہے زمین کو اس کے مرجانے کے بعد ہم نے کھولکر سنادئے تم کو پتے۔ اگر تم کو سمجھ ہے۔

باری تعالیٰ عز و جل نے آیت مذکورہ کے آخری حصہ میں ایک نظیر پیش فرما کر تنبیہ فرما دی کہ اللہ تعالیٰ جس طرح زمین کو موت کے بعد حیات بخش دیا کرتا ہے۔ اسی طرح وہ قلوب کو بھی جب کہ وہ گناہوں اور معصیتوں کے باعث کثیف اور سخت ہو جاتے ہیں۔

ایمان و ہدیٰ کی نزاکت اور لطافت عنایت فرما دیا کرتا ہے۔ باری تعالیٰ جل شانہ سے استدعا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی لطف و کرم فرمائے۔ بیشک وہ جواد و کریم ہے۔ (آئندہ)

اربعین

یعنی تصویر اسلام مکمل

از حضرت علامہ مولانا سید فخر الدین صاحب شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ مراد آباد یوپی

یہ کتاب اسلام کا مکمل نقشہ ہے۔ اس کے دو حصے ہیں پہلے حصہ میں تیئیس ۲۳ ابواب کے ماتحت چالیس صحیح السند احادیث۔ عربی عبارت اور سلیس ترجمہ کے ساتھ درج ہیں۔ پھر ان احادیث کی تفسیر بھی احادیث سے کی گئی ہے اس صورت میں تقریباً ڈھائی سو احادیث پر یہ حصہ مشتمل ہے دوسرے حصہ میں قران کریم کی چالیس آیات متفرق ابواب کے ماتحت لائی گئی ہیں حاشیہ پر ان کی تفسیر درج ہے ایک عجیب و غریب کتاب ہے چنانچہ مولانا سید حسین احمد صاحب اور دیگر اکابر نے اس کو جانچا۔ چوتھے۔ پانچویں درجہ میں داخل کرلیا ہے۔ پہلا ایڈیشن تھوڑے ہی عرصہ میں ختم ہو گیا۔ دوسری مرتبہ اس کو نہایت اہتمام سے طبع کرایا جارہا ہے اس مرتبہ ضخامت زیادہ ہو جائے گی خط بھی جلی ہوگا۔

قیمت میں کوئی فرق نہیں کیا جائے گا یعنی ۶ر

بسم الله الرحمٰن الرحيم

السّياسة في الاسلام

(من العلامة الاديب الاريب المحدث الفقيه اللبيب المفسر المتقن الالمعي
مولانا عبد الحق المدني المدرس بجامعة القاسمية المعروف بمدرسه شاهي مرادآباد)

ان السياسة هي اول درس درسته الامة الاسلامية في دورها الاول حين اتاحها القدر لنيل مجدها القديم. ورشحها لتحلي شرف الانسانية الذي خصت به يوم خلق الله السمٰوات والارض ذلك الشرف الذي كرّم الله به بني آدم وفضله على سائر مخلوقاته.

تأمّل حياة العرب! وانظر الى تاريخها قبل بدء الاسلام تجده عجاباً محضاً لا تدركه العقول ولا تحيط بكنهه الافهام.

أليس العرب كانت تسكن البادية وتالف الجبال.؟

كانت تعد لمنعة لها خاصّةً. ولا ترضى لغيرها بالسيطرة. كائناً من كان ومع ذلك فهي كانت من مكارم الاخلاق بمكانةٍ لا يلحق شأوها. ولا يدرك بدءُها.

بلغت الشجاعة منهم حتى قتل بعضهم بعضاً وافضت الغيرة بهم حتى وأدوا البنات غيرةً لا بُغضاً.

جودهم ضربت به الامثال وعطاؤهم عجزت عن مضاهاته الاقيال. يحمون الذمار ويرعون الجار ويقيلون العثار ولا يتركون الثار. واما قدرتهم على البيان. واختصاصهم بفصاحة اللسان فامر اظهر من ان يقام عليه برهان.

كانوا يصورون المعاني القائمة بنفوسهم تصويراً جليّاً يُمثّلونه في

ذهن السامع حتىٰ كأنه يراه -

قد بلغوا من الفصاحة حدًا نظموا به من سواهم في سلك العجماوات التي لا تطيق ان تبرز ما في ضميرها و تالوا ان القدرة الازلية قد سمتنا بالعرب واقدرتنا على اعراب ما في الضمير - وسمّت كل من عدانا بالعجم لعجز من سوانا عن ذلك -

فهذه صفات جمّة عليها يدار شرف الانسانية وبها يتم الملك لطالبه ويُمكّن صاحبها من عرش الخلافة - ويتوج بتاج المهابة على رؤس الاشهاد وينقاد لها كل جبار عنيد و شيطان مريد -

---

فناشدتك الله ايها التالي - اليس من العجب العجاب ان امة جمعت هذه الصفات فطرة في جميع افرادها بدون استثناء الا النادر الذي لا يدار عليه حكم الموجود - كيف قضت مدة من حياتها غير قليلة لم تملك فيها عنان حكومة ما في عالم الوجود - بل عاشت عيشة وحشية لم تملك شعبة من شعب التهذيب - ولم تسلك شعبا من شعاب التمدن لا يملك قيادها ولا يرجى رشادها - افرغت في قالب الفساد و ربيت بالبان العناد - سفك الدماء فخارها ونهب الاموال شعارها - فهي لم تحكم و لم تُحكم -

تابى السيطرة لغيرها - وتعجز عن ان تملك قياد من عداها ولو جردتها عن الخصال الشريفة المذكورة ولم تترك لها سوى صفتي الشجاعة والكرم - او البسالة والقلم لكفاها لتملك رقاب الامم - فكيف بها وقد حازت مع ذلك من الصفات المشهورة المشروحة في هذه المقالة

هلّا اسست لنفسها حكومة قانونية - و ملكاً دستوريًا - تنال به عزًا منيعًا وشرفًا رفيعًا - تقود به الامم - تضرب الضرائب وتجوب الجوائب -

ما الذي عاقها عن السعادة - وصدها عن اقامة ذلك النظام -

لها بقية زاهرة

المزایا بقدر البلایا

بسلسلۂ حیات حبیبؐ

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل کیوں ہیں؟

ازجناب مولانا محمد میاں صاحب استاذ الادب جامعہ قاسمیہ مراد آباد

یہ کشت گاہ عالم جس کا نام دُنیا ہے؛ رزمگاہ ہے؛ حسن وقبح اور خیر شر کا۔ اس خاکدان نور وظلمت، حرارت وبرودت، رطوبت ویبوست، رنج وراحت، مرض وصحت کی کشاکش کی طرح خیر وشر کا تصادم بھی ہمیشہ سے رہا بلکہ ان ہی مختلف قوتوں کی کشمکش کا نام دنیا ہوا۔ تماشا گاہ ہستی جس طرح فرعون کے نخوت وغرور؛ نمرود کے قہر واستبداد اور شداد کے ظلم وستم کا جولانگاہ بنی۔ اسی طرح موسیٰ کی حلیمیت؛ ابراہیم کی خلت؛ اور عیسیٰ کے زہد وتبتل کے آفتاب وماہتاب بھی اس ظلمت کدہ پر ضیا رپاش ہوئے لیکن برگزیدگی اور مقبولیت کے چاند تاروں میں جس نے آفتاب کا مرتبہ حاصل کیا وہ عرب کا یتیم—! آمنہ کا لعل۔ عبداللہ کا جگر گوشہ؛ اُمّی لقب؛ مصطفےٰ ومجتبیٰ تھا جو مصداق تھا عیسیٰ کی پیشینگوئی کا۔ ثمرہ تھا خلیل اللہ کی دعاء کا اور آخری تصدیق تھا جملہ انبیاء ورُسل کی نبوت ورسالت کا۔ صلوات اللہ وتسلیماتہ علیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہم الطاہرین الطیبین

فضیلت کا باعث کیا ہے! یہ ایک سوال ہے۔ اسکا جواب یہ ہی ہے کہ ہر نبی کی تعلیم اس کی امت کی استعداد کے بموجب تھی۔ چونکہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ہمایوں سے پیشتر انبیاء آدم کی نوعی استعداد وقابلیت نے ارتقائی درجات کی تکمیل نہ کی تھی۔

لہٰذا استعداد کے تفاوت کے بموجب مراتب تعلیم میں بھی تفاوت رہا۔ جس کے بموجب انبیاء علیہم السلام کے مراتب میں تفاضل واقع ہوا۔ ایک جواب یہ بھی ہے کہ انبیاء سابقین کی بعثت تمام دنیا کے لئے نہ ہوتی تھی۔ بلکہ ایک ایک قوم کا نبی علیحدہ علیحدہ ہوتا تھا

اور اس کا دائرہ تبلیغ اسی قوم تک محدود رہا کرتا تھا۔ دیگر اقوام کی شرکت اگرچہ ممنوع نہ تھی مگر ان کو دعوت دینا نبی پر فرض بھی نہ ہوتا تھا۔ لیکن سیّد البشر اور فخر کائنات کے متعلق یہ ارشاد ہوا دَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا۔ ہم نے آپ کو تمام نوع انسان کا بشیر و نذیر بنا کر بھیجا۔ ارشاد ہوا دَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ۔ آپ کی بعثت سے منشاء الٰہی یہ ہے کہ تمام جہانوں پر رحمت ہو۔ ایک حقیقی اور واقعی جواب وہ یہی ہے کہ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ یہ خداوندی فضل ہے۔ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اللہ بڑے فضل والا ہے (جل شانہ) لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ میں اس فضیلت کا ایک فلسفہ بھی بیان کیا گیا ہے:۔ اشد الناس بلاءً الانبیاء ثم الامثل فالامثل یعنی سب سے سخت امتحان و آزمائش انبیاء علیہم السلام کی ہوتی ہے پھر بموجب تفاوت مراتب درجہ بدرجہ! اس فلسفہ کو سمجھنے کے لئے دنیا کی ترقیات کو مثال قرار دیجئے۔ ہر ایک ترقی ایک خاص آزمائش کے بعد ہوتی ہے۔ ہر سارٹیفکٹ ایک امتحان کے بعد ملتا ہے۔ ہر ایک خطاب وفاداری اور ایثار کا ثمرہ ہوتا ہے۔ تو کیا اس امتحان گاہ عالم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدیت و ایثار۔ اور وفا کیشی کا امتحان سب سے اعلیٰ اور فائق دیا۔

لیکن ہماری نظر جب سابق انبیاء اور رسل علیہم السلام کے مصائب پر پڑتی ہے تو ابتداءً تردد ہوتا ہے۔ کہاں ہے وہ آدم علیہ السلام کا حضرت حوا سے وہ فراق زہرہ گداز۔ وہ بیٹوں کا آپس میں لڑ کر ایک دوسرے کو قتل کر ڈالنا اور پھر مظلوم بیٹے کی مظلومیت جس کا ذکر قرآن پاک میں نازل ہوا۔ لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَا اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ۔ یعنی ہابیل ابن آدم نے قابیل سے کہا۔ اگر تو ہاتھ بڑھاتا ہے کہ مجھے قتل کر ڈالے تو میں اپنا ہاتھ تیری طرف نہ بڑھاؤں گا۔

ہابیل کی مظلومیت بے نظیر۔! قابیل کا ظلم بے نظیر! اور اس تماشا گاہ عالم میں دونوں نے

حتیٰ کہ قاتل کو یہ بھی خبر نہیں کہ مقتول کا کیا کرے۔ کوّا آتا ہے اور وہ اشارہ کرتا ہے۔ کہ مردوں کو اس طرح سپردِ خاک کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں حضرت آدم کے جگر گوشے۔ اگر ایک جنت میں گیا، تب لختِ جگر تھا۔ دوسرا دوزخ میں گیا تب راحتِ جان تھا جو مبتلاءِ عذاب ہوا۔ باپ کو ایک کے مرنے کا غم تو دوسرے کے ظلم کا صدمہ۔

کہاں ہیں حضرت نوح علیہ السلام نوصد وپنجاہ سالہ دلسوز پکار۔ اور اپنی قوم کو دردمندانہ تبلیغ۔ پھر اپنی آنکھوں کے سامنے بیٹے کا مبتلاءِ طوفان ہونا اور ذرا سے شکوہ پر جبروتِ خداوندی کے سامنے دم بخود ہو جانا "انہ لیس باھلک۔ انہ عمل غیر صالح"۔ کہاں ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ایثار آموز خلت۔ وہ صدق وصفا۔ وہ پیمان دفا۔ وہ تسلیم ورضا۔ وہ نمرود کی آتشین دوزخ، وہ طاغوتی لشکروں کا بل بل کر اس کو دہکانا۔ وہ بیکس، بے بس ابراہیم کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اٹھایا جانا۔ وہ حزبِ شیطان کے طنزیہ قہقہوں کے ساتھ۔ خلیل اللہ کو نمرودی جہنم میں ڈالا جانا۔ وہ زمین وآسمان کا اس انوکھے ظلم سے کانپ اٹھنا —————— ! — !!

اس پیکرِ خلوص کی خلوص آزما مصیبت پر مجمعِ ملائکہ کا بیچین ہو جانا۔ وہ جبرئیل امین کا امداد کے لئے بڑہنا اور پھر اس خلیلِ برحق کا غیر حبیب سے وہ استغنار، وہ خلت کے امتحان میں کامیاب ہونا۔ پھر وہ ترکِ وطن اور پھر وہ ترکِ محبوبہ (حاجرہ) اور پھر وہ لختِ جگر کو وادیٔ غیر ذی زرع میں بے مونس وغمگسار چھوڑ آنا اور پھر وہ ذبحِ اسمٰعیل کی تیاری۔ وہ بیٹے کو پہاڑیوں میں ذبح کے لئے لیجانا۔ وہ اسمٰعیل کے ہاتھ پاؤں باندہنا، کَسنا۔ وہ آنکھوں پر پٹی باندہنا۔ وہ جگر کو سخت کرنا، وہ دل کڑا کرنا۔ لختِ جگر کے گلے پر چھری پھیرنا ——— !

وہ عرشِ معلیٰ سے رحمان کا التفات! نادیناہ ان یا ابراھیم "ہم نے پکارا اے ابراہیم قد صدقت الرؤیا" تونے خواب کو سچ کر دکھایا ——— ! ——— !!!

پھر کیا دنیا میں کوئی نظیر ہے اس تسلیم ورضا کی جس کا اظہار سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کیا

Scanned by CamScanner

—ایک نوخیز و نو عمر، جس کے ننھے سے دل میں سیکڑوں امنگیں ہو سکتی ہیں۔ اُسکا کلیجہ رنگا رنگ کی تمناؤں کا گلشن ہو سکتا ہے۔ مگر جب پدر بزرگوار فرماتے ہیں۔ یا بنی انی اری فی المنام انی اذبحك فانظر ماذا تری (بیٹا میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں ذبح کر دوں۔ اب تم غور کر لو۔ کیا رائے رکھتے ہو)۔ تو دودمان خلیل اللہی کا یہ اکلوتا نونہال اپنی تمام طفلانہ تمناؤں سے بے نیاز ہو کر جواب دیتا ہے (یا ابت افعل ما تومر ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین)۔ ابا جان آپ کو جس کا حکم کیا جا رہا ہے کر گذرئیے انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔

اسی قسم کے عجیب و غریب واقعات اور امتحانات دیگر انبیاء علیہم السلام کے بھی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس حیات اگر اس قسم کے مصائب و امتحانات کی گلگونی سے خالی ہے تو پھر اس کا ثبوت کیا۔ کہ اشد الناس بلاءً الانبیاء الامثل فالامثل۔" (اوکما قال صلی اللہ علیہ وسلم) سب سے زیادہ آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے۔ درجہ بدرجہ" ایک اصولی چیز درجہ جواب پر سامنے آتی ہے جو کسی طرح نظر انداز نہیں کی جا سکتی اور وہ حقیقی جواب کی شان بھی رکھتی ہے بعثت انبیاء علیہم السلام کا مقصد صرف یہ نہیں کہ عشق مولا کی دشوار اور کٹھن مثالیں دنیا کے سامنے پیش کر دی جائیں۔

بعثت انبیاء علیہم السلام کا مقصد ہے شفقت و رافت۔ دلسوزی اور ہمدردی کے ساتھ خلق خدا کو اپنے پروردگار کی طرف کھینچنا۔ "یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا۔ ۶ء سورہ نساء پ ۵" محض دعوت و تبلیغ مقصود نہیں۔ دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں مصائب کا برداشت کرنا مقصود نہیں۔ مقصود ہے مخلوق کا خالق سے رشتہ جوڑنا بھٹکے ہوؤں کو راہ پر لگانا۔ ناامیدوں کو امید دلانا۔ ایک نہایت لطیف حقیقت ہے جس کو جاننا نہایت ضروری ہے۔ رب العالمین۔ جل شانہ ارحم الراحمین ہے وہ بندوں پر ظلم گوارا نہیں کرتا۔" وما اللہ یرید ظلما للعباد۔" اس کی شان یہ ہے۔ کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ (سورۂ انعام)

تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر رحم وکرم لازم کرلیا۔ اس کا اعلان یہ ہے۔ ان رحمتی وسعت کل شیء ۱۵۶ پ ۹ میری رحمت ہر چیز پر محیط ہے اس کا اعلان یہ ہے "یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ۔ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم ۳۶ ج ۲۴ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے نفوس پر زیادتی کی (یعنی شرک وکفر یا کبائر کے مرتکب ہوئے) اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ اللہ تمام گناہ بخش دیتا ہے وہ غفور الرحیم ہے ۳۶ ج ۲۴۔

نبی ارحم الراحمین کا خلیفہ بنکر دنیا میں آتا ہے۔ نبی آیت رحمت ہوتا ہے وہ اعلان عذاب نہیں ہوتا۔ اس کو سراسر رحم ہونا چاہیئے وہ پیکر کرم ہی ہوتا ہے (یہ دوسری بات ہے کہ امت کی شامت اعمال اس کو قہر خداوندی کا سبب بنالے۔) لامحالہ نبی کا فریضہ ہوگا کہ وہ نوع انسان بلکہ جن وبشر دونوں مخلوق کے لئے سراسر رحمت ہو یعنی جنکی ہدایت کے لئے اس کو بھیجا گیا ہے۔ ان کی ہمدردی۔ خیر طلبی۔ فلاح جوئی کا جذبہ اس کے ہر رگ وپے میں سرایت کرگیا ہو اس کا دل جس طرح حب الٰہی کے گل وغنچہ کا گلشن ہو اسی طرح وہ خلق الٰہی کے درد وغم کا لالہ زار بھی ہو مخلوق کے لئے کامل رحمت بنکر اس کی فلاح وبہبود کی جد وجہد نبی کا خاص بلکہ اصل مقصد ہو۔ اس خاص وصف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سب سے بالا تھی تاریخی واقعات آگے آئیں گے یہاں قرآنی توصیفات درج کی جاتی ہیں (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی نرینہ اولاد زندہ نہ رہی مبادا نبی کی توجہ اوس طرف منعطف ہو اور بلا امتیاز کہ و مہ۔ اور بلا تفریق خورد وکلان جو پدرانہ شفقت وکرم امت پر ہونا چاہیئے اس میں کوئی فرق آجائے۔ کلام الٰہی کے ان دو جملوں کے ربط میں نکتہ بیان کیا گیا ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سورہ احزاب) یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں میں سے کسی کے نسبی باپ نہیں ہاں وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں (۲) یعنی آخری نبی جبکہ خاتم الانبیاء

افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو رحم و کرم بھی آخری اور انتہائی ہوگا۔ وہ سب کے لئے مساوی ہوگا ساری امت اس کی روحی اولاد ہوگی اس کی طبیعت باپ کی طبیعت سے کہیں زیادہ ہوگی۔ اس کی کوئی حد انسانی لغت میں بیان نہیں کی جاسکتی ہاں اُسکا پتہ دیا جاسکتا ہے کہ اس کی بیویوں کی شفقت مسلمانوں کے لئے ماں جیسی ہی باقی رہا خود خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مسلمانوں سے تعلق تو وہ جان سے بھی زیادہ ہے" النبی اولی بالمومنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم" (۲۱) سورۂ احزاب" یعنی مسلمانوں کو اتنا تعلق اپنی جانوں سے نہیں جتنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور آپ کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں ۱۲

(۳) آپ رؤف و رحیم ہیں (۴) آپ کی بعثت کا مقصد عالمگیر رحمت ہی کسی ایک قبیلہ کے لئے رحمت نہیں کسی خاص قوم کے لئے کسی خاص صنف کے لئے نہیں صرف انسان کے لئے نہیں صرف جن وانس کیلئے نہیں۔ صرف ایک جہان کے لئے نہیں بلکہ تمام جہانوں کیواسطے جبکہ خاتم الانبیاء کی حقیقت ہی رحمۃ للعالمین ہوئی تو اب اس ہمدردی کی کوئی حد بیان کرنی ممکن نہیں جو آپ کو مخلوق خدا کیساتھ تھی یہ یقیناً کہا جاسکتا ہی کہ آپ کی ہمدردی غمخواری جگر سوزی اور دردمندی، تمام انبیاء علیہم السلام کے جذبات شفقت سے بالا تھی چنانچہ اسی کا اثر تھا کہ نوع انسانی کی گمراہی آپ کے لئے نہایت دردناک صدمہ تھا حتی کہ عرش رحمٰن سے بار بار وحی کے ذریعہ آپ کو تسلی دی جاتی تھی۔

ایک مرتبہ خداوندی ارشاد ہوا۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین ۱۹ ع ۱۶ سورہ شعراء۔ شاید آپ اسی میں اپنی جان گنوا دیں گے کہ وہ مسلمان کیوں نہیں ہوتے لعلک باخع نفسک ان لم یومنوا بھذا الحدیث اسفا۔ ع ۱۵ سورہ کہف شاید اسی غم میں اپنی جان فنا کردیں گے کہ وہ اس کلام الٰہی پر ایمان کیوں نہیں لاتے۔ من کفر فلا یحزنک کفرہ۔ ع ۲۱ ۳۶ سورہ لقمان۔ جو کافر ہے اس کا کفر آپ کو غمگین نہ کرے۔

اس تمہید کے بعد اصولی جواب آسان ہو گیا۔ جس باپ کو اولاد سے محبت بہت زیادہ ہو گی ظاہر ہے کہ اولاد کی گستاخی اور بیہودگی کا صدمہ بھی اس کو بہت زیادہ ہوگا جو اس کے لئے یقیناً ایسی دردناک مصیبت اور ایسا جگر سوز رنج و صدمہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں آگ میں جلنا، آروں سے چیرا جانا وغیرہ وغیرہ سب ہیچ ہے۔ حد ہو گئی جنگ اُحد میں دندان مبارک شہید ہوا۔ تو سب کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کا درد ہے مگر خود حضور کو دُکھ ہے کہ وہ قوم کس طرح کامیاب ہو گی جس نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا کیا۔ یہ ایک اصولی جواب ہے جس کو ہم نے اجمالاً بیان کیا۔ مگر اصولی جواب پر بھی اکتفا نہ کیا جائے گا بلکہ بشرط توفیق الٰہی آئندہ قسطوں میں یہ بھی پیش کیا جائے گا۔ کہ حقیقتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تمام مصائب برداشت کرنے پڑے جو انبیاء علیہم السلام کو فرداً فرداً پیش آئے تھے آئندہ بیان میں تاریخی حیثیت سے تحقیقات تاریخ ابن خلدون" تاریخ ابن کثیر" تاریخ طبری،، اور بائبل پر اعتماد رہیگا۔

اور مذہبی حیثیت سے قرآن پاک اور احادیث مقدسہ پر۔ اور اسی صورت سے اس مضمون کے ضمن میں انبیاء علیہم السلام کے حالات بھی مستند طور پر ہدیۂ ناظرین ہونگے

إلى الله الفرار

قال

(الاديب الاريب المفلق حضرة الاستاذ العلامة مولانا عبد الحق المدني متعنا الله
(بفيوضه وبركاته)

مجيزا قول بعضهم

كنت من كربتي افر اليهم ... وهم كربتي فاين الفرار

وقد ضمّن البيت نفسه

ما لعينيك دمعها مدرار ... وبجنبيك لوعة وذحار
هل يد البين جرّعتك كؤوسا ... من سليمى ام هل جفتك نوار
ام اثارت لك البلابل ورق ... في الحمى قد اهاجها الادّكار
رفّه النفس لا يروعك بين ... انما البين ساعة وتدار
وطّن النفس بالتجمل واصبر ... انما الصبر للكريم شعار
ليس صدع الفراق يورث همّا ... اذ بعيد الديار سوف يزار
انما تصدع الفؤاد خطوبٌ ... ليس ترقى كلومهن جبار
انما الرزء ان يكلَّف حر ... خطة لا تطيقها الاهتار
انما الرزء ان يُطوق وغد ... خلّة دون نيلها الاحرار
انما الرزء ان يسام كريم ... ذلةً او يهنا ممنه بجار
انا من جرّعته ايدي الرزايا ... أكؤسًا ذوب مزجهن مرار[1]
كان لي معشر الفت اخاهم ... لي عهود عليهم وذمار
كنت اعددتهم لكل مهم ... راعني حيث عزت الانصار

---

[1] ثمرة كالصبر مرٌّ

کُنتُ اشکو لهم تحامل دهری — فهم الیوم سیفه البتّار
کُنتُ اعدّهم دروع حروبی — وهم الیوم للحروب اثار
کُنتُ فی الخطب التجی بحماهم — فغدا نکبتی فاین احار
کُنتُ من کربتی اَفِرّ الیهم — وهم کربتی فاین الفرار
کُنتُ فی لوعتی اقرّ الیهم — وهم لوعتی فاین القرار
نبذوا عهد خلتی ظهریًّا — واساؤا الی الظنون وجاروا
وطووا الصد ودکشحاً ما لی — عنهم الیوم فی السلوا قتدار
لست انسی الاخاوان خفروابی — اذا ری الغدر بالکریم یعار
فالوفا بالجفا یقابل منهم — ذلك الضیم ان علمت صغار
قسمة تلك فی المحبة ضیزی — وهی فی الدهر للفتی مسبار
لیس فی الدهر راحه ترتجیها — انما الدهر اصله غدار
فاحذر الدهر لایغرك عیش — صفوذا العیش کله اکدار

آئینِ حکومت اور اسلام

نظریۂ خلافتِ الٰہیہ
علماء ربّانی کو دعوتِ نظر!

ھَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ

(آؤ میری تحریر پڑھو)

از جناب استاذ الادب مولانا محمد میاں صاحب " جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مُرادآباد

یوں تو دُنیا نام ہے موت و زیست، راحت و رنج، ثروت و افلاس کی کشاکش کا۔ مگر دورِ حاضر میں ایک جدید کشمکش میں آدم علیہ السّلام کی اولاد مبتلا ہے ——————

(۱)

سلطنت کا دارومدار، اب پیل تن، اور شیر افگن بہادروں کی کُشتی اور مشت زنی پر نہیں رہا، اب سلطنت کا مدار جدید سائنس کے صنعتی کمالات پر ہے۔ تیر، کمان، خنجر نیزہ، برچھی، بھالا یا تلوار اور بندوق " اب آلات حرب نہیں رہے" سو اور ڈیڑھ سو میل کی مار کی توپ، گولہ، بارود، تباہ کن ٹینک مشین گن، ہوائی جہاز، زہریلی گیس وغیرہ اب حربی ساز و سامان ہے۔ ! ——————

گھوڑوں اور اُونٹوں کی جگہ" ریل، موٹر اور ہوائی جہاز نے لے لی۔ کشتیوں کی جگہ آب دوز کشتیاں یا جنگی جہاز آگئے یعنی سونے اور چاندی کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہوگئی۔ سکندرِ اعظم یا چنگیز خاں کی جہانگیر اور عالمگیر مہم پر جسقدر روپیہ ساری عمر میں خرچ ہوگیا ہوگا۔ اب اتنی دولت میدان جنگ کا ایک دن کا خرچہ[ے] ہے۔

دولت کہاں سے حاصل ہو؟ دولت کا مدار ہے۔ صنعت۔ حرفت۔ زراعت اور پھر

ے بقول علامہ مشرقی رضا زنجانی "اسلام اور جدید جنگ" جنگ عظیم کے دوران میں متعلقہ حکومتوں نے ساڑھے اٹھارہ ارب پونڈ صرف کئے!

تجارت اور کانیں۔ لہذا ضروری ہوا کہ سلطنت کا ان پر قبضہ ہو۔ مگر یہ سب چیزیں قرون سابقہ میں افراد اور جمہور کے قبضہ میں تھیں۔ جب حکومت نے ان پر قبضہ کرنا چاہا تو جمہور نے یعنی مزدوروں نے اور کسانوں اور کاریگروں نے حکومت پر اپنا استحقاق ثابت کیا۔ بہر حال ایک مقابلہ ہو گیا حکومت اور جمہور کا۔ (۲) بطور تمثیل کہہ سکتے ہو کہ سائنس جدید ایک جہنم ہے جسکی شان ہے لا تبقی ولا تذر "کسی چیز کو باقی نہیں چھوڑتی اس نے جس طرح از منۂ وسطےٰ" کے فنون حربیہ کو اکارت کر دیا ......

...... اسی طرح اس نے بازار اقتصاد میں پہنچکر طوفان مچا دیا۔ مشینوں کی ایجاد نے مزدور اور کاریگروں کو بیکار کر دیا۔ ریلوں اور موٹروں کی ایجاد نے۔ گھوڑے گاڑی، اونٹ گاڑی بیل گاڑی اور ان کے مالکوں کو بیکار کر دیا۔ ایک ہزار نور باف جس قدر کپڑا بن سکتے تھے ایک مشین نے اتنا کپڑا بُن کر "مشین مین" یا اس جیسے چند کاریگروں کے سوا سارے نور بافوں کو معطل کر دیا اور ان کا رزق چھین لیا۔ اگر ایک مشین پر ۱۰ آدمی کام کرتے ہیں تو گویا ایکہزار کے بدلے ۱۰ نے اور سو۱۰ انسانوں کے مقابلہ میں صرف ایک انسان نے مزدوری حاصل کی۔ پھر ہر ان کارکنوں کو بھی ان کی ضرورت کے بموجب تنخواہ نہ ملی۔ بلکہ ایک معمولی رقم ملی جو اس کی ضروریات کے لئے متکفل نہیں ہو سکتی۔ تمام نفع مالک مشین کا رہا۔

مشین پر کام کرنے والوں نے پیٹ بھرا۔ مگر اس صورت سے کہ نہ ان کے پاس کپڑے ٹھیک نہ ان کی صحت کا کوئی انتظام نہ ان کے بچوں کی تعلیم کا خیال نہ ان کے بود باش کیلئے کوئی معقول نظم۔ اگر کارخانہ نے مہربانی کرکے کوارٹر بنوا بھی دیئے تو ایسے تنگ ایسے تاریک اور گندہ کہ خوددار انسان کے لئے ان میں رہنا ایک دردناک مصیبت ہے۔ خدا کی پناہ کپڑے کے علاوہ یہی حال۔ لکڑی، لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ وغیرہ کی تمام صنعتوں کا ہے۔

ان تمام مشینوں کے لئے ضرورت تھی بجلی، لوہے اور کوئلے کی تو حکومت نے ان سب پر قبضہ کیا۔ لوہے اور کوئلے، مٹی کے تیل، پٹرول وغیرہ کی تلاش میں تمام کرۂ ارض کھود ڈالا گیا۔ اور پھر ان کے تمام منافع حکومتوں اور ٹھیکہ دار کمپنیوں کے ہوئے۔ غریب مزدوروں کو صرف چند ٹکے ملے یا کسی سرنگ میں دب کر بے کسی کی موت اس کے حصہ میں آئی

بجلی سے کشید آب اور آبپاشی اور شکر کے ملوں اور زراعت کے سائنٹفک آلات دیہات کے باقی ماندہ غریب مزدوروں کو بھی بیکار کر دیا۔ اس قسم کی ایجادات کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دولت کی تقسیم مساویانہ باقی نہ رہی یعنی مالکان مل کے ہاں تو دولت کے انبار لگ گئے اور ان کے ماسوا ملک کے تمام باشندے فاقہ کش۔ مفلس اور قلاش ہو گئے۔ جن کو مزدوری ملتی وہ بہت تھوڑے تھے۔ بالفاظ دیگر سو میں صرف ۲۵ برسر روزگار ہوئے باقی سب بیکار اور مفلس — ! — !! — !!!

(۳)

عروج مغرب کا راز:۔ تمام دنیا میں یورپ کے ممالک وہ تھے جنہوں نے سائنس جدید میں سب سے پہلے کمال حاصل کیا ان کے ہاں مصنوعات کی زیادتی ہوئی تو ضرورت ہوئی کہ کچھ ایسے ممالک ان کے قبضہ میں ہوں جن میں صنعت وحرفت نہ ہو اور اگر ہو بھی تو اس کو تباہ کر دیا جائے اور وہاں جاکر اپنے ملک کی مصنوعات فروخت کیجائیں اور اس طرح اپنے ملک کے دولتمند یا مزدوروں کا پیٹ بھرا جائے اگرچہ وہ دوسرا مفتوح ملک تباہ اور برباد ہو جائے۔

اس مقصد کے پیش نظر یورپین اقوام نے تمام دنیا میں جد وجہد کے گھوڑے دوڑا دیے فرانس جرمنی، اٹلی، امریکہ، برطانیہ، نے تمام دنیا پر قبضہ کر لیا، بدقسمتی سے ہندوستان بھی اُن ہی محروم القسمت ممالک میں سے تھا جو سائنس جدید کی جدید شعبدہ نوازیوں سے نابلد اور سابق طریق جنگ اور گذشتہ سیاست پر قانع تھا۔ اور یہی حال تمام اسلامی ممالک کا تھا۔ یورپ کا یہ اقدام اگرچہ مذہبی تقاضے کی بنا پر نہ تھا۔ لیکن چونکہ ایکہزار برس پیشتر سے دنیا پر صرف دو ہی مذہبوں کی حکومت تھی۔ اسلام اور عیسائیت کی۔ لہذا یہ اقدام قدرتی طور پر مسلمانوں کے لئے تباہ کن ثابت ہوا اور سائنس جدید کی جدت طرازیوں کی بدولت تقریباً ۲۷ لاکھ مربع زمین مسلمانوں کے قبضہ سے نکلکر یورپین اقوام کے تسلط میں

چلی گئی ہے

(۴)

سائنس جدید کے فروغ نے اگرچہ بہت سی سہولتیں نوع انسانی کے لئے پیدا کر دیں اور دنیا کی مدنیت میں بہت زیادہ چمک دمک کا اضافہ کر دیا۔ مگر سب سے بڑی خرابی اُس میں یہ تھی کہ اس نے دولت کو عالم انسان کے عام طبقات کی جیبوں سے کھینچ کر اہل ثروت کے خزانوں میں پہنچا دیا۔ اور اب نوع انسانی کی جدید تقسیم رونما ہوئی یعنی مزدور اور سرمایہ دار ـــــ! مذہب کے نام پر جنگ کی شدت میں بہت کچھ تخفیف پیدا ہو گئی ہاں طبقاتی جنگ نے ایک نئی قسم کا میدان کارزار ہموار کیا جو مذہبی رزمگاہوں سے بہت زیادہ سخت اور بہت زیادہ تباہ کن تھا۔

دنیا کی قدیم سیاست میں اگرچہ یہ ناممکن تھا۔ مگر جدید سیاست میں یہ قطعاً ممکن بلکہ ضروری ہو گیا کہ ملکہ وکٹوریہ اہل ہند کے مذاہب کی آزادی کا اعلان کر دے کیونکہ ملکہ وکٹوریہ کی حکومت کی بنیاد ہندوستان میں عیسوی مذہب کی اشاعت پر نہ تھی بلکہ ہندوستان کی زرخیز اور دولت بیز منڈیوں پر تھی۔ مذہبی جذبات کو اب دیوانگی سے تعبیر کیا جانے لگا اور سیم و زر کے والہانہ جذبات، تہذیب و تمدن کا معیار قرار دیئے گئے۔

(۵)

ایک مدت دراز تک دنیا کی آنکھیں جدید ایجادات کے سامنے خیرہ رہیں اور اُن کی نظر میں اسوقت اور جالا پیدا ہوا جب کہ انکی زمین اور جائداد ختم ہو چکی تھی۔ اُن کی دولت سرمایہ داروں اور مالکان مل کے خزانوں میں پہنچ چکی تھی۔ بیکاری اور بے روزگاری۔! فاقہ مستی اور افلاس ان کا حصہ رہ گیا تھا۔ باشندگان روس کو اس احساس میں تمام دنیا کا پیشوا مانا جاتا ہے۔ جہاں لینین نے مزدوری اور سرمایہ داری کے نام پر فاقہ کشوں کی ایک تنظیم کی۔ جس نے وہاں کی شہنشاہیت کو ایک ہی جھٹکے میں ختم کر دیا۔ یہاں سے ایک نئی تحریک کا آغاز ہوا۔ یعنی شوشلزم یا کیمونزم یا بالشویزم ـــــ!

اس جدید تحریک نے چند نعرے ایجاد کئے

ملوکیت برباد ـــــــ شہنشاہیت برباد

سرمایہ داری برباد

مزدور حکومت زندہ باد ـــــــ کسان حکومت زندہ باد

مالکان ملز اور اُن حکومتوں نے جو مالکان ملز کی سرپرست تھیں۔ اِن نعروں کو اپنے لئے پیغام فنا سمجھا انھوں نے چاہا کہ ان نعروں کو حلق ہی میں گھونٹ دیں۔ مگر وہ اس کوشش میں ناکام رہے کیونکہ ان نعروں کا مرکز۔ غریب کا فاقہ اور مزدور کا افلاس تھا۔ ان نعروں کا محرک، ان بیکسوں کے ننھے ننھے بچوں اور عزیز بیویوں کی پژمردگی اور افسردگی تھی۔

ہندوستان میں ان نعروں کا اب نشو نما شروع ہوا ہے جو بلاشبہ ایک عظیم ترین انقلاب کا پیش خیمہ ہے جو یقیناً عرش حکومت کو سرنگوں کر دیگا۔ سرمایہ داروں کے سر پہ حشمت و جاہ کے پرخچے اُڑا ڈالیگا۔ اور ہندوستان میں ایک جدید طرز حکومت کا آغاز کریگا

ناداں سرمایہ داروں کے کچھ غول یہ خیال جمائے بیٹھے ہیں کہ اُن کی ابلہ فریبیاں اس آنیوالے انقلاب کو روک دیں گی۔ مگر جس طرح یہ ناممکن ہے کہ سائنس جدید کی تمام ترقیات کو یکسر فنا کر دیا جائے اسی طرح یہ بھی ناممکن ہے کہ آنے والے انقلاب کو ہندوستان کی قسمت سے ہٹا دیا جائے۔ اس انقلاب کی روک تھام ٹھنڈے لوہے کو پیٹنا ہے کسی سیلاب کو مٹی کے بند باندھ کر روکا نہیں جا سکتا۔ افسوس کہ مسلم لیگ اسی سعی لاحاصل میں مشغول ہے۔ ہاں عقل کی بات تو یہ ہے کہ اسی انقلاب کی سطح پر آپ اپنے حشمت و جاہ کا کوئی اونچا تخت استوار کر لیں۔

(۶)

دنیا اپنے لئے جو چاہے آئین بنالے مگر مسلمان آئین سازی میں آزاد نہیں۔ مسلمان بحیثیت مسلمان ایک ابدی اور ازلی قانون کی ریشمی ڈوریوں اور سنہری زنجیروں میں جکڑ بند ہے اس کی تمام دوڑ دھوپ اور اس کی ہر ایک جد و جہد کا ایک محور معین ہے۔ اس کے تفکر و

و تدبر کا دائرہ صرف ایک ہی مرکز کے ... گرد گرد گردش کرسکتا ہے۔ وہ محور کلام ربانی ہے وہ مرکز شریعت غرا ہے۔" آج کلام الہٰی کے آفتاب کی روشنی میں ہمیں اپنے لئے ایک راہ معین کرنی ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ (۱) خداوندی آئین نے ہمیں کس طرز حکومت کی تعلیم دی ہے (۲) اقتصادی اور سیاسی سوالات جو اس وقت دنیا کے سامنے پیش ہیں ان کا حل اس کتاب مبین نے کیا کیا ہے۔ جو " تبیانا لکل شئ " ہے۔ (۳) ان دونوں چیزوں پر بحث کرنے سے پہلے ہمیں دنیاوی حکومتوں کے موجودہ دستور اور آئین بھی کسی قدر بیان کرنے ہیں۔

یہی تین چیزیں اس مضمون کے لئے انشاء اللہ تین باب ہوں گے۔ ہم نے حضرت شیخ الہند مولینا حسین احمد صاحب سے درخواست کی ہے کہ خصوصیت سے ۱ و ۲ کے متعلق وہ رہنمائی فرمائیں۔ حضرت شیخ کے ارشادات یقیناً شفاء قلوب اور وثیقہ اطمینان وسکون ہوں گے۔ اسی طرح دیگر علماء سے بھی درخواست ہے کہ وہ ان مباحث کی طرف محققانہ طرز پر متوجہ ہوں۔ اگر حضرت شیخ الہند اور دیگر علماء کے مشاغل نے ہماری ناچیز درخواست پر توجہ فرمانے کی مہلت نہ دی تو پھر لامحالہ اپنی حقیر استعداد کے بموجب کچھ لکھا جاویگا۔

مقصود یہ ہے کہ جد وجہد انقلاب کے دوران ہی میں ہمارے لئے ایک شرعی دستور حکومت معین ہو جاوے تاکہ امت کی جد وجہد صحیح لائحہ عمل پر ہو۔

واللہ الموفق وھو المبین

حادثۂ کربلا اور شہادتِ کبریٰ پر

ایک لمحۂ فکریہ

از جناب مولانا محمد فاضل صاحب محمودی

تنہاست حسین ابن علی در صفِ اعدا
اکبر تو کجا رفتی و عباس کجائی

فطرۃ اللہ اور سنت الٰہی اسی طرح جاری ہے کہ اس کارزارِ عالم میں کائنات کے ہر ذرہ کو اپنے بقا و تحفظ اور اپنی حیات و زیست کے لئے کشمکش عمل کی ہمت شکن وادیوں مصائب و آلام کے سر بفلک پہاڑوں۔ افکار و حوادث کے قیامت خیز طوفانوں کو عبور کرنا پڑتا ہے اگر خوش بختی اور فیروزمندی خضرِ راہ ہوئی تو جریدۂ عالم پر کامیابی اور بامرادی کی مہر دوام اس کے نام پر ثبت ہو جاتی ہے ورنہ ناکامی اور نامرادی کے بحر ظلمات سے ہمیشہ کے لئے ہم آغوش ہو جاتا ہے۔

قانون کی یہ ہمہ گیری خورد و بزرگ، ادنیٰ و اعلیٰ - پست و بلند - رنگ و نسل - وطن اور قوم میں کوئی امتیاز نہیں کرتی۔ گیہوں کا ایک چھوٹا دانا اپنے بقائے نوعی کے لئے جبتک اپنی ننہی سی جان کو زمین کی ہلاکت خیزیوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ دیتا اس وقت تک بقا و دوام کی کشت زار سرسبز ہو کر نظر فریب نہیں بنتی۔

گلاب کا ایک نازک ترین، دلنواز پھول جب تک اپنی ساری اداکاریوں اور رعنائیوں

کو قربان کرکے اپنے رنگین لبوں سے زمیں بوس ہوکر اپنے سنہری جگر پاروں کو خاک میں نہیں ملا دیتا اس وقت تک اس کی دلفریب چمن بندی اربابِ نظر کے لئے دعوت نظارہ پیدا نہیں کر سکتی عشق و محبت کے رنگین افسانے، قیس و فرہاد کی دشت نوردی اور آبلہ پائی کے دلگداز قصے۔ ناقۂ لیلیٰ کی جستجو، اور قصر شیریں کے آستانہ پر جبہ سائی کی آرزو میں.. وار رفتگان محبت کا عشق کی قربان گاہ میں اپنے وجود سے دست بردار ہو جانا اسی ہمہ گیری اور عمومیت قانون کی رومانی کرشمہ سازیاں ہیں۔

اقوام و ملل کی زندگی و حیات اور ان کی فطری آزادی و حریت کا بقا، و ثبات بھی اسی قربانی اور ابتلا میں مضمر ہے۔ ادیان سماویہ اور مذاہب الٰہیہ کی اشاعت و ترویج۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تبلیغ کے لئے انبیاء علیہم السلام کو پورے صبر و استقلال، پوری ہمت و استقامت کیساتھ راحت و آرام ۔عزت و ناموس، مال و متاع ۔ وطن و املاک ۔ نفس و اولاد تک کی مقدس قربانیاں دینی پڑی ہیں فِطرَۃَ اللہِ الَّتِی فَطَرَ النَّاسَ عَلَیہَا لَا تَبدِیلَ لِخَلقِ اللہِ کے غیر متزلزل قانون کے ماتحت ملت اسلامیہ بھی اس ساڑھے تیر سو برس ۱۳۵۰ کے عرصہ میں ہمیشہ آماجگاہِ مصائب و آلام بنی رہی۔ آفتاب توحید کی ضیا بخشی ۔ سراج منیر کی تابانی نیر رسالت کی درخشانی اور رحمۃ للعالمین کی فیض رسانی کے مبارک عہد سے لیکر آج تک کوئی زمانہ قربانیوں سے خالی نہیں رہا۔ ممکن ہے کہ لوگ تاتاری کوہ آتش فشاں کے ہوش رُبا شعلوں کو فراموش کردیں۔ ہو سکتا ہے کہ حجاج کی ظالمانہ خونیں داستانیں حافظہ سے محو ہو جائیں کچھ بعید نہیں کہ یہودیت و مسیحیت کے ہاتھوں ہولناک بربادیاں۔ مالابار کی ۔ دنی فرما درندگی ۔ مسجد کانپور میں مسلمانوں کے خون کی فراوانی و ارزانی طاق نسیاں ہو جائے ۔ مغرب اقصیٰ کی خوفناک خونریزی۔ فلسطین کے خونچکاں واقعات ۵۷ء کی قیامت خیز تباہ کاریاں لوگوں کو یاد نہ رہیں مگر ارباب غم کے لئے ایک ایسی داستان الم صدیوں سے چلی آتی ہے جو کبھی بھلائی نہیں جا سکتی اگر حافظہ ان کو فراموش کرنا بھی چاہے تو سال

میں چند ایسے ماتم آشنا دن زخم کہن کی تازگی کے لئے ہر سال آجاتے ہیں جو اب سے صدیوں پہلے کے ایک حادثۂ فاجعہ کی یاد تازہ کرکے ارباب درد کے لئے آہ دفغاں ! نالہ دشیون کا ایک نیا سامان پیدا کر دیتے ہیں۔ لیکن کتنے دل ہیں کہ جنہوں نے اس واقعہ عظیمہ میں اسکے حقیقی بصائر و معارف کو تلاش کیا ہو۔ کتنے ہیں وہ لوگ جنہوں نے سیدنا حسین رضؓ ابن علی رضؓ کی شہادت کبریٰ پر گریہ و بکا کرتے وقت عبرت و بصیرت کی روشنی میں اُس اسوۂ حسنہ کے سمجھنے کی کوشش کی ہو جو اس حادثۂ عظمیٰ میں موجود ہے فی الحقیقت یہ حق و صداقت۔ آزادی و حریت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی راہ میں ایک عظیم الشان قربانی تھی۔ جو صرف اس لئے ہوئی کہ پیروان اسلام کے سامنے ایک زبردست اسوۂ حسنہ اور صحیح نمونہ عمل قائم ہو جائے اور اس طرح جہاد حق و عدالت میں ثبات و استقامت کی ہمیشہ کے لئے ایک کامل ترین مثال پیدا کر دیجائے اور ضریح مظلوم قیامت تک اعلائے کلمۂ حق اور آزادی ضمیر و لسان کی دعوت دیتی رہے۔

افسوس ہے کہ شرح و بسط کی گنجایش نہیں نہ واقعہ کی تاریخی تفصیل کا موقع ہے نہ ذبح عظیم کی تشریح کی مہلت مجبوراً چند اشارات پر اکتفا کیا جاتا ہے"

تو خود حدیث مفصل بخواں ازیں مجمل

باقی آئندہ

تبلیغ الحق

حضرت مولانا عبدالحق صاحب کا معروف و مشہور عربی رسالہ ہے جس میں تبلیغ کی اہمیت مبلغین کے آداب اور فضائل اور سلسلہ تبلیغ کے احیاء کی ضرورت پر عجیب انداز سے بحث فرمائی ہے۔ ہدیہ صرف ۲ر

تعلیمات اسلام

اللہ اور اس کے رسول کے احکام

آیاتِ الٰہیہ

یعنی کلام الٰہی سے وجودِ الٰہی پر دلائل

(حضرت العلام مولانا سید فخر الدین احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ مراد آباد)

اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط (سورۂ ابراہیم ع ۲)

کیا اللہ (کے وجود) میں کوئی شک ہے۔ آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے۔

کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَکُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ہ

تم خدا کا انکار کس طرح کر سکتے ہو (اپنی حقیقت پر غور کرو) تم بے جان تھے تم کو زندگی بخشی۔ پھر تم پر موت طاری کرے گا۔ پھر تم کو زندہ کریگا۔ پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (سورۂ بقرہ ع ۳)

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَالْفُلْکِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَبَثَّ فِیْھَا مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ہ سورہ بقرہ ۱۹۶

آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں۔ رات اور دن کے آنے جانے میں اور اُن کشتیوں میں جو دریا میں چلتی ہیں۔ ان چیزوں کو لے کر جو انسانوں کے لئے نفع ہیں اور اس پانی میں جو خداوند عالم نے آسمان سے نازل کیا کہ اس سے زمین کو زندگی بخشی۔ اس کے مرجانے (خشک ہو جانے) کے بعد اور پھیلائے زمین میں ہر قسم کے جانور اور ہواؤں اور بادلوں کی گردش میں جو زمین اور آسمانوں کے درمیان تابع حکم ہیں۔ نشانیاں ہیں سمجھدار لوگوں کے لئے۔ (سورۂ بقرہ۔ ع ۱۵)

قُلْ مَنْ یَّرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ یَّمْلِکُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ یُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَمَنْ یُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ط

پوچھئے آسمان اور زمین سے تم کو روزی کون دیتا ہے۔ یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا۔ اور کون نکالتا ہے زندہ مردے سے۔ اور کون نکالتا ہے مردہ زندے سے اور کون تدبیر کرتا ہے کام کی (سورۂ یونس۔ ع ۴)

دیکھو صفحہ آئندہ

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْکُنُوْا
فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِیْ
ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝

کیا نہیں دیکھتے کہ ہم نے رات بنادی تاکہ چین حاصل کریں اور دن بنایا دیکھنے کا (روشن) بے شک اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو یقین کرتے ہیں۔　　(ج ۲۰ - ع ۷ - سورۂ نمل)

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ
ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝ وَ
مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ
مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَمِنْ
اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ۝ وَ
مِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ
وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِیْ
ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ۝ وَ
مِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ
طَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ
فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝
وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۝

خداوند بالا و برتر کے شواہد میں سے یہ بھی ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا تو تم آدمی بن گئے کہ پھیلے ہوئے ہو۔

اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تمھارے لئے تم ہی میں سے جوڑے (مستورات) بنادئے تاکہ ان کے پاس چین (سکون حاصل کرو۔ اور تمھارے آپس میں محبت اور رحم پیدا کیا۔ بے شک ان چیزوں میں دلائل ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمھاری زبانوں اور رنگوں کا مختلف ہونا۔ بے شک اس میں نشانیاں ہیں اہل علم کے لئے۔

اور اس کی آیات[۱] میں سے رات اور دن[۲] میں تمھارا سونا اور فضل خداوندی کو تلاش کرنا (کسب معاش) ہے۔ اس میں نشانیاں ہیں ان کے لئے جو سنتے ہیں۔

اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم کو بجلی دکھاتا ہے (اس طرح کہ) تم خائف بھی ہوتے ہو اور امیدوار بھی اور نازل کرتا ہے آسمان سے پانی پھر زندہ کرتا ہے اس سے زمین کو جب کہ وہ مر چکی تھی۔ بلاشبہ اس میں نشانیاں ہیں سمجھداروں کے لئے اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ کھڑا[۳] ہے آسمان اور زمین اس کے حکم سے۔

(ج ۲۱ - ع ۳ - سورۂ روم)

(حاشیہ صفحہ سابق) [۱] منکرین خدا سے جب یہ دریافت کیا جاتا ہے کہ آخر اس نظام عالم کا موجد کون ہے اور کون اسکو سنبھالے ہوئے ہے تو اس کا جواب سوائے اسکے کچھ نہیں ہوتا کہ نیچر یعنی قانون قدرت۔ بسا ل ہی تھا یہ ہی جواب۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

(حاشیہ صفحہ ہذا) [۱] بقول حضرت شاہ عبدالقادر صاحب قدس اللہ سرہٗ۔ سونے کے وقت گویا پتھر پڑا ہے اور تلاش میں لگا تو ایسا ہوشیار کہ اپنی نظیر خود ہے۔ ۱۲

[۲] اصل تو سونے کے لئے رات ہی ہے مگر دونوں وقت دونوں کام ہوتے ہیں۔ ۱۲　[۳] (ملاحظہ ہو صفحہ آیندہ)

وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ أَحْيَيْنَاهَا
وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝
وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ
وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۝ لِيَأْكُلُوا
مِن ثَمَرِهِ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ
أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ
الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ
وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۝
وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ
فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ۝ وَالشَّمْسُ تَجْرِي
لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ
الْعَلِيمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ
حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝
لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ
الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ
فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝ وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا
حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝

ان کے لئے ایک نشانی ہے مردہ زمین اس کو ہم نے زندہ کیا اور اس میں سے ہم نے غلہ پیدا کیا۔ اسی میں سے وہ کھاتے ہیں اور بنائے ہم نے زمین میں باغات کھجور کے اور انگور کے۔ اور رواں کئے ان میں کچھ چشمے تاکہ وہ ان کے میوے کھائیں اور ان میووں کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا کیا وہ شکر نہیں کرتے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے بنائے سارے جوڑے ان چیزوں کے بھی جن کو زمین اگاتی ہے اور خود ان کے بھی ان چیزوں کے بھی جن کو وہ نہیں جانتے۔

اور ایک نشانی ان کے لئے رات ہے ادھیڑ لیتے ہیں ہم اس میں سے دن کو تو وہ رہ جاتے ہیں اندھیرے میں اور سورج چلا جاتا ہے اپنے مستقر پر۔ یہ عزیز علیم سلام کا مقرر کردہ انداز ہے اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر دیں حتیٰ کہ پھر لوٹ آتا ہے پرانی ٹہنی کے مانند۔ نہ آفتاب کے لئے لائق ہے کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے اور ہر ایک ایک گھیرے میں (دائرہ میں) تیرتے رہتے ہیں ۲؎

ان کے لئے نشانی ہے کہ ہم نے اٹھالی ان کی نسل کو اس بھری کشتی میں (یعنی کشتی نوح میں ورنہ انسان کا تخم بھی باقی نہ رہتا)

۱؎ (تعلق صفحہ سابقہ) معلوم ہوتا ہے کہ آسمان ٹھہرا ہمیں ہے چلتے ہیں جسکو دوسری جگہ فرمایا تیرتے ہیں (موضح القرآن) کیا یہ ممکن نہیں کہ زمین اور آسمان دونوں کو ساکن مانا جائے اور آفتاب اور تمام ستاروں کو گردش کرتا ہوا مانا جائے تو قرآن پاک کے ارشادات کے مطابق ہو جائے۔ واللہ اعلم مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ دنیا کے ہفوات سے مرعوب ہوئے بدون قرآنی تحقیقات سائنس سے ثابت کریں ۱۲

۱؎ (متعلقہ صفحہ ہذا) پہاڑوں اور جنگلات کے قدرتی مناظر پیش نظر ہوں تو اس آیت کا نقشہ اور بھی واضح ہو کر ذہن نشین ہو سکتا ہے ۱۲

۲؎ اختتام ماہ قمری پر چاند اور سورج ساتھ ساتھ طلوع ہوتے ہیں لہذا چاند چھپ جاتا ہے پھر جب آگے بڑھتا ہے تو ہلال بن کر نظر آتا ہے پھر منزل بمنزل بڑھتا رہتا ہے جب سابق جگہ پر پہنچا تو ٹہنی کی طرح نظر آیا پھر ٹہنی جیسا بن کر چھپا۔ بیچ میں بڑھ کر پورا ہوا گھٹا پھر ٹہنی جیسا بنا۔ ہر ایک اپنے اپنے دائرہ میں گردش کرتا رہا۔ اس سال جس تاریخ پر آفتاب اپنے دائرہ کے جس نقطہ سے طلوع ہوا۔ اسی نقطہ سے اگلے سال وہ پھر ہمیشہ کبھی تبدیلی نہیں ہوتی۔ آخر اس نظام کا جو تمام عالم پر جاری ہے کون ناظم ہے اور کون ہے جس کا اقتدار ان کو مسخر کئے ہوئے ہے۔

وَ خَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝
وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ
يُنْقَذُوْنَ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝
(ج ۲۳۔ ع ۳۔ سورۂ یٰسین)

اور (کشتی جیسی) چیزیں ہم نے ان کے لئے بنا دیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو ان کو ڈبا دیں پھر کوئی نہ پہنچے ان کی فریاد کو اور نہ وہ رہائی دئے جاویں۔ مگر ہم اپنی مہربانی سے اور ایک وقت تک کام چلانے کے لئے۔

وَفِي الْاَرْضِ اٰيَاتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ وَ فِيْ
اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ ج ۲۶۔ ع ۱ سورہ ذاریات

زمین میں نشانیاں ہیں یقین لانے والوں کے لئے اور خود تمہارے اندر[له] کیا تم دیکھتے نہیں۔

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمْ
مَّا تُمْنُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ
الْخَالِقُوْنَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ
وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ عَلٰى اَنْ نُّبَدِّلَ
اَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا
تَذَكَّرُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝
ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝
لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ
تَفَكَّهُوْنَ ۝ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ بَلْ نَحْنُ

ہم نے تم کو پیدا کیا ہے کیا تم تصدیق نہیں کرتے۔ بھلا دیکھو جو پانی تم ٹپکاتے ہو (نطفہ) کیا تم اس کو بناتے ہو یا ہم ہیں اس کے بنانے والے۔ ہم نے مقرر کر دی تمہارے اندر موت اور ہم عاجز نہیں اس سے کہ بدلہ میں لے آدیں تم جیسوں کو اور پیدا کر دیں تم کو (ایسے عالم میں) کہ اس کو تم نہیں جانتے۔

تم جان چکے ہو پہلے نشو کو پھر کیوں نہیں نصیحت پکڑتے۔

بھلا دیکھو تو جو بوتے ہو۔ کیا تم کرتے ہو اس کو کھیتی یا ہم ہیں کھیتی بنانے والے۔

اگر ہم چاہیں تو کر دیں اس کو روندن (پامال اور چورا) تو تم باتیں بنانے پھرو کہ ہم قرضدار ہو گئے بلکہ ہم بے نصیب ہو گئے۔

[له] انسان کو عالم صغیر کہا گیا ہے خود انسان اپنے اعضاء پر غور کرے تو خداوند عالم کا قائل ہو جائے۔ کہا گیا ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ جس نے خود کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا قلب۔ روح۔ دماغ۔ اس کے تخیلات۔ خواہشات کی جدت نیز افکار کی گردش مزاجوں کا اعتدال اور ہیجان طبیعت کی کیفیات گاہے گاہے انبساط کبھی انقباض پھر آنکھ کو دیکھو قوت بصارت کس قدر لطیف ہے اور کس قدر قوی کہ معمولی حرکت میں لاکھوں میل دور کے تارے دیکھ لیتی ہے اور پھر ایک ادنیٰ سی بات زمین پر آجاتی ہے پھر پہلی صورت فوراً ہی آنکھ سے نکل گئی دوسری آگئی وغیرہ۔ ایک آواز ہی پر توجہ کیجئے زبان اور گلے ایک قسم کے مگر طرز تکلم آواز و نغم میں کس قدر فرق ہے اور بہا انسان ایک ہی زمانہ میں زمین پر رہتے ہیں مگر کبھی شکلوں میں موافقت ہوتی نہ طبائع میں ہر لحاظ سے تکانا ممکن بجز صیت انسان کی وضع ایسی کہ کسی حصۂ بدن کو وہاں سے ہٹا کر غور کیجئے اور خوب سوچئے کہ کوئی محل اس سے زیادہ موزوں ہو سکتا تو آپ غور کرتے کرتے تھک جائیں گے مگر کوئی جگہ اس سے بہتر نہ معلوم کر سکیں گے جو فطرت الٰہی نے اس کے لئے تجویز کر دی ہے صرف ایک انگلی پر نظر ڈالئے ناخن پوروا۔ جوڑ وغیرہ وغیرہ کتنی چیزیں ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو کس قدر نقصان ہے کیا یہ تمام چیزیں خود بخود پیدا ہو گئیں۔ کیا ان کا خالق حکیم و علیم نہیں ✦

مَحْرُومُونَ ۝ أَفَرَءَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝ ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ۝ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝ أَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۝ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ۝ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝

بھلا دیکھو وہ پانی جو تم پیتے ہو۔ کیا تم اتارتے ہو اس کو بادلوں سے یا ہم ہیں اتارنے والے اگر ہم چاہیں تو کر دیں اس کو کھارا۔ پھر کیوں نہیں شکر ادا کرتے ۔

اچھا دیکھو تو آگ کو جس کو تم سلگاتے ہو۔ کیا تم نے پیدا کیا اس کا درخت یا ہم ہیں پیدا کرنے والے ہم نے بنایا ہے یاد دلانے کو اور جنگل والوں کے استعمال کے لئے پس اپنے بزرگ و برتر پروردگار کی تسبیح کرو ۔

(پ ۲۷ ع ۵ سورۂ واقعہ)

قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ۝ (سورۂ بقر)

ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ لاتا ہے سورج کو مشرق سے تو اس کو لا مغرب سے تب حیران رہ گیا وہ منکر (نمرود)

وَكَأَيِّن مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ۝

اور بہتیری کچھ نشانیاں ہیں آسمانوں اور زمین میں جن پر گزرتے رہتے ہیں اور توجہ نہیں کرتے ۔ (پ ۱۳ ع ۶ سورۂ یوسف)

ہ مذکورہ آیتوں کے علاوہ بہت سی آیتیں اسی موضوع کے متعلق قرآن پاک میں موجود ہیں جن کو اگر یکجا کیا جائے تو ایک مستقل کتاب بن جائے۔ چند آیات یہاں ذکر کی گئی ہیں ۱۲۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ اسلام

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں کوئی مذہب اپنی تاریخ اس قدر جامعیت، اعتماد۔ اور پختگی کے ساتھ پیش نہیں کر سکتا جس قدر اسلام اپنی جامع اور وسیع تاریخ کو آئینہ کی طرح دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے۔

تاریخ اسلام کا آفتاب ہر وقت دنیا ء حاضر کے نصف النہار پر ہے۔ کیا یہ ممکن ہی کہ آفتاب کی کرنوں کو سمیٹ لیا جائے۔؟

خاتم النبیینؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی ترسیٹھ ۶۳ سالہ زندگی کا ہر ایک دن حلقۂ تاریخ کا چمکتا ہوا نگ ہے۔

آپ کے اقوال و افعال اوامر و نواہی نیز اہل خانہ۔ احباب۔ اقارب و اعزا، مسلم اور غیر مسلم۔ ملکی اور غیر ملکی سے آپ کے تعلقات۔ سفر۔ حضر۔ اندرونِ خانہ، بیرونِ خانہ عام مجالس اور خصوصی مجالس کے آداب۔ غرض ہر ایک چیز آج خزانۂ تاریخ کا بیش بہا جوہر ہے۔ جو احادیث و اخبار کے ہزاروں لاکھوں صفحات میں مُدوَّن ہے۔

پھر اُن بزرگوں کی خدمات جنھوں نے آپ کی سیرت کو مدوّن کیا۔ آپ کے ارشادات کو محفوظ کیا۔ اور نیز نقد و جرح کیا صحیح غیر صحیح کو الگ الگ نکھارا۔ تاریخ اسلام کے بیش بہا کارنامے ہیں۔ جن کے طفیل میں لاکھوں رجال کے اسماء اور اُن کے احوال۔ دنیا کے سامنے ہیں۔

پھر دوسرا، سلسلہ۔ ان آئمہ مجتہدین کا ہے۔ جنہوں نے قرآن اور احادیث کے ہر ایک حرف اور ہر ایک اشارہ کو تعلیم اسلام کا محور قرار دیکر اپنی پوری زندگی تفصیلی احکام کی ترتیب و تدوین میں صرف کردی۔

تیسرا سلسلہ ان حضرات کا ہے جنہوں نے عربی زبان کے محفوظ رکھنے میں سالہا سال کی جدوجہد سے نحو۔ صرف۔ ادب۔ لغت۔ معانی۔ بیان۔ بدیع۔ عروض۔ تجوید وغیرہ فنون کو مدوّن کیا۔

چوتھا سلسلہ اُن بہادرانِ اسلام کا ہے۔ جنہوں نے اسلام کی اشاعت و حفاظت کے لئے اپنے تن، من، دھن۔ غرض ہر چیز کو قربان کردیا جس میں خواتین اور رجال کا برابر حصہ ہے۔

پانچواں سلسلہ۔ اُن عالی دماغ امراء اور والیان کا ہے جنہوں نے حکومت اسلامیہ کے وسیع نظام کو ایسے طرز سے چلایا جس کی نظیر سے دنیا عاجز ہے۔

چھٹا سلسلہ۔ اُن مقدس زہاد اور عباد اولیا اور مشائخین کا ہے۔ جنہوں نے روحِ اسلام کو آجتک ہر ایک آسیب سے محفوظ رکھا۔

ساتواں سلسلہ اُن فلاسفہ اور حکماء کا ہے جنہوں نے گذشتہ زمانے کے فلسفہ کو نکھار کر دنیا کے سامنے پیش کیا جس کا نتیجہ یورپ کے ذریعہ سے سائنس جدید کی کرشمہ سازیوں کی شکل میں آج دنیا کے سامنے آرہا ہے۔

غرض اس قسم کے لاتعداد سلسلے ہیں جو تاریخ اسلام کے زریں اجزا ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ واقعی طور پر تاریخ اسلام سے روشناس کرنے کے لئے جو شخص قلم اُٹھانا چاہتا ہے وہ پریشان ہو جاتا ہے کہ کس کو لے اور کس کو چھوڑے۔

اور پھر جب کہ اسلام بارشاد ربانی "ان الدین عند اللہ الاسلام" ازلی اور ابدی مذہب ہے تو اب تاریخ اسلام کا سلسلہ آفرینش آدم کے دامن سے جاملتا ہے

اور قرآنِ پاک کے تمام قصوں کی تفسیر اوس کا جزاعظم بنجاتا ہے۔

ہم اس موقعہ پر مجبور ہیں کہ دار المصنفین کے ارباب قلم کا شکریہ ادا کریں۔ جنہوں نے اس سلسلہ میں زریں خدمات انجام دیں۔ گر تب بھی ایک غیر محدود سلسلہ ہے جو ابتک باقی ہے۔

بہرحال عام مسلمانوں کی اصلاحی ضرورتوں کے پیشِ نظر ہم نے سردست تاریخ اسلام کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے اور توفیق و امدادِ الٰہی پر اعتماد کرتے ہوئے۔ حتی الوسع زائد سے زائد اور بہتر سے بہتر طرز پر تاریخ اسلام کی خدمت کا تہیہ کیا ہے واللہ الموفق وہو المعین۔

یہ چار۔ حصے حسب ذیل ہیں۔

(۱) حیات حبیب۔ جس کی پہلی قسط میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے امتحانات کا دیگر انبیاء علیہم السلام کے امتحانات سے مقابلہ کرتے ہوئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل پیش کئے جائینگے۔ اس سلسلہ میں انبیاء سابقین علیہم السلام کی زندگی بھی ناظرین کے سامنے آجائے گی۔

(۲) خلفاء اسلام = جس کے ماتحت خلفاء راشدین کی سیرت اور اون کے کارنامے اون کے عہد ہمایوں کے حالات قوانین اور فتوحات بے پناہ اسلامی فتوحات کے وجوہ اور اسباب ناظرینِ کرام کے سامنے پیش کئے جائینگے۔ مضمون ہذا اسی سلسلہ کی تمہید ہے۔

(۳) صحابہ کرام اس عنوان کے ماتحت کسی خاص مناسبت کے ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی۔ اور بالخصوص زندگی کے وہ حالات پیش کئے جائینگے جو مسلمانوں کی اقتصادی، معاشی، اور سیاسی، اصلاح کیلئے خاص طور پر مفید ہوں

(۴) اصحاب صفہ اس سلسلہ میں (انشاء اللہ) حضرت اصحاب صفہ کی سبق آموز سیرت پیش کی جائیگی۔

رسالہ اور وقت کی عدم گنجائش کے باعث ہم مجبور رہیں کہ اس رسالہ میں صرف اس تمہید پر اکتفا کریں۔ آئندہ رسالہ سے انشاء اس کا باقاعدہ سلسلہ شروع کیا جائیگا اللھم وفق:۔

ان تمام مضامین کے متعلق ہمارا ماخذ مندرجہ ذیل کتابیں ہوں گی (انشاء اللہ) قرآن حکیم۔ صحاح ستہ، کنز العمال۔ طبقات ابن سعد۔ تاریخ ابن کثیر۔ تاریخ الخلفاء، تاریخ طبری، تاریخ ابن خلدون، الامامۃ والسیاسہ لابن قتیبہ، کنز العمال، اصابہ کشف الغطاء عن خلافۃ الخلفاء۔ (واللہ الموفق وھو المعین)

سیاسی روزنامچہ

یروشلم۔ یکم فروری۔ علاقہ جنین میں برطانوی فوج اور عربوں کے درمیان زبردست معرکہ ہوا۔ جس میں دو برطانوی سپاہی ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔ پندرہ عرب ہلاک اور بہت بڑی تعداد میں زخمی ہوئے۔ عربی گروہ کے باقی آدمیوں کا پتہ لگانے کے لئے ہوائی جہاز فوج کی امداد کر رہے ہیں

واشنگٹن۔ یکم فروری۔ بحری طاقت میں اضافہ کرنے کے لئے نئے قانون کے سلسلہ میں پارلیمنٹ کی کمیٹی کے روبرو بحری وزیر ولیم لیہائی نے فرمایا کہ برطانیہ اور جاپان کی بحری طاقت میں ہولناک اضافے نے امریکہ کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ بھی اپنی بحری طاقت میں فوراً ہی اضافہ کرلے :۔

جاپان ۲ فروری۔ ۱۴ جاپانی ہوائی توپوں نے جو سات حلقوں میں پرواز کر رہی تھیں کینٹن اور ہانگ کانگ کے درمیان ریلوے لائن پر زبردست بمباری کی جس سے پٹری اُڑ گئی اور تار ٹوٹ گئے۔

شنگھائی۔ ۲ فروری۔ جاپانی پولیس نے جنرل وانچن (گورنر وانٹنگ) کے پرائیویٹ مکان پر قبضہ کر لیا چینی حلقوں میں اس سے تشویش پھیل رہی ہے۔

سر یعقوب۔ ۲ فروری۔ سر یعقوب کی نشست پر مولوی عبدالواحد صاحب چیئرمین بریلی (کانگریسی اُمیدوار) بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے۔

بارسلونا۔ ۲ فروری۔ حکومت کا فیصلہ ہے کہ باغیوں کے استیصال بغیر جنگ ختم نہیں کی جائے گی :۔

نئی دہلی ۲ فروری۔ نئی دہلی مرکزی اسمبلی میں ہوم ممبر نے اعلان کیا کہ گورنمنٹ کو سرکاری

لازمین کے کہدر پہننے پر کوئی اعتراض نہیں۔

ہانگ کانگ ۲۳ فروری۔ ایک نامہ نگار کو میڈم چانگ کائی شک نے ہندوستان کے خلاف جاپان کے ارادوں کا اظہار کرتے ہوئے اہلِ ہند کو تنبیہ کی کہ جاپان کی نظر ہندوستان پر ہے (لہٰذا اہلِ ہند کو چاہئے کہ وہ اپنے اندر جنگی طاقت پیدا کریں ورنہ خطرہ ہے کہ ہندوستان کی آزادی کے بعد کہیں جاپان نہ حملہ کردے)۔

لندن ۲۳ فروری۔ دارالعوام میں ہوائی جنگ کے مسئلہ پر بحث کرنے کے متعلق تقریر کرتے ہوئے مسٹر ایڈن (وزیرِ خارجہ) نے اس امر کا انکشاف فرمایا کہ بے پناہ شہریوں پر ہوائی پرواز نہ کرنے کے متعلق ایک بین الاقوامی سمجھوتہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

ریاستہائے امریکہ ۔ ۲ فروری۔ امریکہ کی جانب سے حکومت جاپان کو (یادداشت بھیجی گئی ہے کہ ۲۰ فروری کو ہمیں مطلع کریں کہ جاپان کی بحری طاقت کیا ہے۔ ورنہ حکومت امریکہ مجبور ہوگی کہ جس سائز کے چاہے جہاز تیار کرے اور لندن کے بحری معاہدہ کو توڑ دے۔ اسی مضمون کے مراسلے برطانیہ اور فرانس کے بھی ہیں۔

۲ فروری آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب (وزیر یو۔ پی) کانپور تشریف لے گئے جہاں لیگی حضرات نے [illegible] کے جلوس میں فساد کیا تقریباً پچاس آدمی زخمی ہوئے۔

۴ فروری۔ ہر ہٹلر نے جرمن فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے جس کے باعث فرانس و آسٹریا میں تشویش پھیلی ہوئی ہے۔

۔ فروری۔ زنجباری لوگوں کے ۲۰۰ لوٹے مدراس کی بندرگاہ پر اترے لیکن کانگریسی کارکنوں کی مساعی سے سوداگروں نے بائیکاٹ کیا۔

۶ فروری مولانا ابوالکلام آزاد نے مسٹر فضل حق وزیرِ اعظم بنگال کو مراسلہ بھیجا ہے جس میں مطالبہ کیا ہے کہ : اس دعویٰ کو جلد ثابت کریں کہ بہار اڑیسہ میں کانگریسی وزارت نے [illegible] پر کیا کیا مظالم کئے ہیں اگر انہوں نے کوئی ایسا ثبوت دے دیا تو میں کانگریسی

وزارت کو مجبور کرونگا یا تو جلد تلافی کرے ورنہ استعفاء دیدے۔

۷ رفروری۔ لندن۔ جنرل فرانکو کے خلاف وزراء برطانیہ نے ایک مراسلہ بطور پروٹسٹ روانہ کیا ہے یہ پروٹسٹ بحیرۂ روم میں برطانوی دو جہاز ڈبونیکے خلاف ہے جسکی ذمہ داری اسپینی باغیوں پر ہے۔

۸ رفروری۔ جہانسی ہمیر پور پولیٹیکل کانفرنس میں ایک لاکھ کسانوں کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم یو۔پی نے فرمایا کہ جب ہم قوم کی خدمت نہ کرسکیں گے تو وزارتیں چھوڑ دینگے

۸ رفروری پنڈت جواہر لال نہرو نے سرکردہ لیڈروں کے سامنے بیان دیا کہ وزیروں کو گورنر سے اختلاف کی صورت میں ہرگز استعفاء نہ دینا چاہیئے بلکہ اس کو اعلیٰ پیمانہ کا آئینی مسئلہ بنا دینا چاہیئے۔ اگر بالفرض گورنر اسمبلی کو توڑ بھی دے تو بھی وزیروں کو اپنا کام نہ چھوڑنا چاہیئے۔ اور اس مسئلہ کو انگلینڈ کے تاج اور پارلیمنٹ کا مسئلہ بنا دینا چاہیئے۔ لیکن اس کام میں وزیروں کو عوام کی مدد کی ضرورت ہے۔

۹ رفروری۔ شمالی ملکرام میں مسلح عربوں اور سرکاری فوجوں میں معرکہ ہوا جسمیں برطانوی جنرل گولی سے اڑا دیا گیا۔

۹ رفروری۔ جاپانیوں نے جنوبی چین میں ایک شہر ینکونامی پر قبضہ کرلیا۔ سینکڑوں چینی ہلاک ابتک جو چینی کام آئے ہیں ان کی تعداد ۲ لاکھ تک پہونچتی ہے۔ زخمیوں کا اندازہ تو کئی لاکھ جاپانی بھی پچاس ہزار کے قریب کام آچکے ہیں۔

۹ رفروری۔ جاپان نے جنگ چین کے لئے پانچ ارب ین کا بجٹ منظور کیا ہے۔

۱۱ رفروری۔ سرکاری اعلان ہوا ہے کہ ملک معظم کا ۱۹۳۸ء میں ہندوستان کا دربار نہیں ہوگا (کیا کانگریس کے بائیکاٹ کا اثر ہے)

۱۱ رفروری۔ نیویارک امریکہ میں ستر میل فی گھنٹہ رفتار کا طوفان باد آیا جس سے کافی جانی ومالی نقصان ہوا۔ تار ٹیلیفون ٹوٹ گئے۔

۱۱ فروری - رنگون - برما کیبنیٹ نے تمام سیاسی اسیر رہا، ضمانتیں واپس اور کمیونسٹ کتب پر پابندی اٹھانیکے احکامات جاری کر دیئے۔

۱۲ فروری - اسپین کے باغیوں نے ۸۶،۱۱ اسپینیوں کو قید کر لیا ۵ ہزار اسپینی ہلاک ہوئے۔

۱۲ فروری - لندن میں بین الاقوامی کانفرنس ہوئی جس میں چین میں لڑائی ختم کرنے کے سلسلہ میں جاپان کا بائیکاٹ اور لیگ آف نیشنس (جمعیۃ الاقوام) کو مضبوط بنانے پر غور ہوا۔ ۵۰۸ نمائندوں نے شرکت کی۔

۱۳ فروری - ہری پور - صدر کانگریس مسٹر سوبھاش چندر بوس کا شاہانہ جلوس ۱/۲ ۳ میل لمبا نکالا گیا صدر کے لئے ۵۱ بیل والی رتھ سجائی گئی۔

۱۴ فروری - ہری پور - سوتھل نگر اچاریہ کرپلانی جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سالانہ رپورٹ کے سلسلہ میں بیان فرمایا کہ کانگریس نے ۴۰ لاکھ سے زیادہ ممبر بنا کر دنیا کا ریکارڈ توڑ دیا۔

۱۴ فروری - لندن - ہفتہ ہذا کے آخری ایام میں ساحل برطانیہ پر زبردست طوفان آیا متعدد کشتیاں ڈوب گئیں، ہزاروں ایکڑ اراضی غرقاب، زبردست نقصان ہوا۔

۱۴ فروری - بمبئی کے تمام بیوپاری حضرات نے ۲ روز تک کانگریس کے سالانہ اجلاس کے اعزاز میں کاروبار بند رکھا۔

۱۵ فروری - ٹرول کے شمال میں جو علاقہ دوبارہ فتح کیا ہے اس میں سرکاری فوج کے ۵ ہزار سپاہی ہلاک ہوئے دس ہزار سے زائد قید کر لئے گئے۔

۱۵ فروری - روس نے چین کی امداد کرنے سے انکار کر دیا چین نے مایوس ہو کر امریکہ اور برطانیہ سے امداد کی اپیل کی۔

۱۵ فروری - حکومت بمبئی کی کیبنٹ نے ہنگامی اختیارات کے قانون کی منسوخی کا فیصلہ کیا ہے۔

۱۵ر فروری۔ یو پی اور بہار کی وزارت نے استعفاء دیدیا۔ (استعفا کا سبب سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مسئلہ ہے۔

۱۷ر فروری۔ مسلم لیگ نے یو۔ پی میں وزارت بنانے سے انکار کر دیا۔

۱۸ر فروری۔ ہانکو جاپانی فوجیں دریائے زرد پر پہنچ گئیں صوبہ ہونان کی راجدھانی پر چینی فوج پر گولہ باری کی۔

۲۱ر فروری۔ مسٹر ایڈن (وزیر خارجہ) اور لارڈ کرین بورن (وزیر جنگ نے) استعفے دیدئے۔

۲۲ر فروری۔ ہری پور۔ مسلمانوں میں کانگریس کی جانب سے پروپیگنڈے کے سلسلہ میں یہ طے ہوا ہے کہ صوبہ کی طرف سے اسپیشل کمیٹیاں ہر ہر جگہ جاکر مسلمانوں کی شکایات سنیں اور ان کے دور کرنے کی تدابیر سوچیں اور مسلمانوں میں تعلیمی پروپیگنڈہ زوروں پر ہو۔ اس سلسلہ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی ہر قسم کی امداد کرے گی۔ شرکاء جلسہ میں علاوہ سرکردہ مسلمانوں کے مسٹر سوبھاش بابو صدر کانگریس اور پنڈت جواہر لال نہرو بھی تھے۔

۲۳ر فروری۔ مراد آباد۔ حکومت یو۔ پی نے مسٹر حکمت اللہ چیرمین میونسپل بورڈ مراد آباد کو فرائض کی کوتاہی کی بنا پر علیحدہ کر دیا (جدید انتخاب ابھی نہیں ہوا)

۲۶ر فروری۔ یو۔ پی اور بہار کی کانگریسی وزارت نے ۱۵ر فروری کو اسی وجہ سے استعفا دیدیا تھا کہ گورنر وزارت کے فرائض میں بیجا مداخلت کرتے ہیں جس کی وجہ سے وزیروں کو عوام کی خدمت کرنے میں مشکلات بڑھتی جارہی ہیں لیکن آج ۲۶ تاریخ کو گورنروں کے اطمینان دلانے پر اور وعدہ کرنے پر کہ وہ آئندہ وزیروں کے جائز حقوق میں مداخلت نہیں کرینگے اور وزیروں پر اعتماد کرینگے۔ ہر دو وزارت نے استعفاء واپس لیلیا۔

۲۶ر فروری۔ بمبئی۔ مسٹر بوس نے ہری پور کا پیغام سُناتے ہوئے ایک کثیر الاجتماع میٹنگ میں فرمایا کہ ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے کانگریس کے جھنڈے تلے جمع

ہو جائے۔ ہندوستانیوں کی تمام خرابیوں کا علاج مکمل آزادی ہے اور یہ کانگریس ہی حاصل کرا سکتی ہے۔ گورنر نے کانگریس کی طاقت محسوس کر کے وزیروں کی بات مانی ہے۔

پریگ ۱۴ مارچ :۔ زیکوسلوویکیہ کے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کے دوران میں ہرہٹلر کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم نازیوں کی ڈکٹیٹری نہیں چاہتے۔ زیکوسلوویکیہ اپنی آزادی کو قائم رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہے :۔

پٹنہ - ۸ مارچ۔ صوبہ بہار کی کانگریس حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سرکاری ملازمین کو کھدر کی وردیاں پہنائی جائیں۔

وائنا - ۱۲ مارچ - جرمنی کے ڈکٹیٹر نے یکایک آسٹریا پر قبضہ کر لیا ہے جسے یوروپین ممالک میں بہت زیادہ تشویش پیدا ہوگئی ہے - جس کی وجہ سے یورپ کا امن پھر ایک مرتبہ خطرے میں پڑ گیا ہے۔ جرمنی نے اسٹریا میں نازی وزارت قائم کر لی ہے۔ اسٹریا کی پہلی کابینہ وزارت مستعفی ہوگئی ہے۔ نئی وزارت ڈاکٹر سیاس انکوارٹ نے بنالی۔ یورپ کی تاریخ میں یہ ایک ہی واقعہ ہے کہ اس جنگ میں جان و مال کا کچھ بھی نقصان نہیں ہوا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آسٹریا کے پہلے چانسلر ڈاکٹر شینچینگ کو جلاوطن کر دیا گیا۔

کراچی ۱۲ مارچ :۔ سر غلام حسین، ہدایت اللہ کی وزارت پر عدم اعتماد کا ووٹ ایک ووٹ کی اکثریت سے پاس ہوگیا آئندہ خیال کیا جاتا ہے کہ صوبہ سندھ میں بھی کانگریسی وزارت قائم ہو جائے گی۔

کلکتہ۔ ۱۹ مارچ :۔ آج کل مہاتما گاندھی کلکتہ پہنچ گئے اچھوت اقوام کے نمائندوں سے تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ مہاتماجی کے بیان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ بنگال میں بھی کانگریسی وزارت قائم ہو جائے گی اور فضل حق کی مسلم لیگی وزارت کا خاتمہ ہو جائے گا۔

عُشّاقِ کلام اللہ کو مژدہ

مشتاقانِ قراءت اور تجوید کو مبارکباد

طیبۃ النشر کی اردو شرح

فن قراءت کا کونسا مشتاق ہے۔ جو طیبۃ النشر کا متوالا نہ ہو۔ طیبۃ النشر۔ قراءات عشرہ کی مشہور اور مستند کتاب ہے۔ امام تجوید علامہ جزری کی شہرۂ آفاق تصنیف ہے۔ مگر اوس کے طرز تحریر کی صعوبت اساتذہ اور طلبہ دونوں کے لئے سوزانِ روح ہے۔

سوءِ اتفاق سے آجتک اوسکی شرح کسی زبان میں بھی میسر نہیں آسکی۔ اشکال و اغلاق کے باعث بسا اوقات مشتاقانِ تجوید۔ حسرت کیساتھ طیبہ کو دیکھتے اور مایوسی کے عالم میں دل مسوس کر رہجاتے اراکین کتب خانہ فخریہ، شاہی کمپنی مرادآباد نے کتاب کی مشہور و معروف اہمیت اور پھر اوسکی صعوبت و دشواری کو پیش نظر رکھتے ہوئے

حضرت فخر القراء مولانا قاری عبداللہ صاحب (استاذ تجوید و قراءت)

جانشین حضرت الحاج مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب مکّی

طیبہ کی اردو شرح کے لئے درخواست کی ہے اور مقامِ مسرت ہے کہ حضرت مولانا موصوف نے اراکین کتبخانہ کی درخواست منظور فرما کر اوسکی شرح نہایت واضح اور سلیس اردو میں فرمادی ہے۔ اب طیبۃ النشر مغلق اور پیچیدہ کے بجائے عام فہم اور نہایت سہل کتاب ہوگئی ہے۔ اور حسنِ طباعت و حسنِ کتابت کے کامل اہتمام کے ساتھ زیرِ طبع ہے۔

امید ہے کہ انشاء اللہ تین ماہ کے اندر اندر تیار ہو کر شائقین کے پاس پہونچ سکے گی۔

خاص رعایت بردست قیمت معین کرنا مشکل ہے۔ لیکن جو صاحب تیاری سے پیشتر اپنا نام خریداروں کی فہرست میں لکھوا دیں گے اون کے لئے قیمت کا ایک ربع کم دیا جائے گا۔

المشتہر

سید احمد میاں۔ منیجر کتبخانہ فخریہ، شاہی کمپنی امروہیہ دروازہ، مرادآباد

مسلم اقتصادیات

دولتِ مسلم کا عروج وزوال

(س م)

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اور واجب الاتباع اسلاف کی مقدس زندگیوں پر اگر نظر ڈالی جائے تو مسلمانوں کو مفلس نہیں کہا جا سکتا۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

اِنْ کُنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ نَمْکُثُ شَھْرًا مَانَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ ھُوَ اِلَّا التَّمَرَ وَالْمَاءَ۔

ہم یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ ایک ماہ تک آگ نہیں جلایا کرتے تھے ہماری غذا صرف چھوارے اور پانی ہوتی تھی۔

(شمائل ترمذی شریف صفحہ ۲۶)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے "مسلمانو! کیا تمھیں حسب خواہش کھانا پینا نہیں مل رہا؟ خدا کی قسم میں نے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ کو معمولی چھوارے بھی پیٹ بھر ائی نہ مل سکی تمر (شمائل)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے "ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ کھول کر دکھائے جن پر ایک ایک پتھر بندھ رہا تھا تو تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطن مبارک کھول کر دکھایا تو اس پر دو پتھر بندھ رہے تھے" (شمائل صفحہ ۲۶)

(شدتِ بھوک میں کمر سیدھی رکھنے کے لئے پیٹ پر پتھر باندھ لیتے تھے جو خاص قسم کا اس اطراف میں پیدا ہوتا تھا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: "مجھے اپنی وہ حالت یاد ہے کہ میں منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرہ تک (جو چند قدم کے فاصلہ پر ہے) نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اگر چلتا تھا تو بیہوش ہو کر گر جاتا تھا' لوگ خیال کرتے تھے کہ مجھے مرگی ہے۔ حالانکہ وہ بھوک ہوتی تھی اور صرف بھوک"

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "مجھے وہ زمانہ یاد ہے کہ ہم بشمولیت آقائے دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم کل چھ یا سات نفر تھے کہ درختوں کے پتوں کے سوا ہماری کوئی غذا نہ تھی۔ ہمارے منہ کے بائے چھل گئے تھے۔ بکریوں کی طرح ہم مینگنیاں کیا کرتے تھے۔

صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بردہ کے سامنے ایک کمبل نکال کر رکھا جس پر پیوند پر پیوند تھے اور ایک موٹی لنگی دکھائی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ان دو کپڑوں میں ہوئی ہے۔ (ترمذی شریف صفحہ ۲۰۶ ج ۱)

بقول سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری حیات تک یہی حالت رہی مگر اس کے بعد دنیا مسلمانوں پر ٹوٹ پڑی۔

لیکن عہد صحابہ ہی میں دولت کی یہ فراوانی ہوئی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت ۳۲ لاکھ دینار (یعنی تقریباً دو کروڑ روپیہ کا) ترکہ چھوڑا (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۲۰۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ ہمارے ہاں ایک اوڑھنی تھی جس کو زفاف کے موقع پر عورتیں منگا کر دلھنوں کو اوڑھا دیا کرتی تھیں لیکن آج میری یہ باندی ریشمی اوڑھنی اوڑھ رہی ہے پھر بھی ناک سیدھی نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کتان کی چادریں زیب تن کئے ہوئے تھے اور اسی کے پلو میں ناک صاف کرتے ہوئے فرما رہے تھے: واہ واہ! آج ابوہریرہ کتان کی چادر میں ناک صاف کر رہا ہے۔ حالانکہ یہی ابوہریرہ عہد رسالت میں فاقہ اور گرسنگی سے بسا اوقات اتنا کمزور ہو جاتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرے تک پہنچنا دوبھر ہوتا تھا۔ راستہ ہی میں غش کھا کر گر پڑتا تھا۔ (ترمذی شریف)

اسی گزشتہ حدیث میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ چھ سات آدمی جو عہد رسالت میں اس درجہ مجبور اور گرسنہ تھے آج صوبوں کے گورنر بنے ہوئے ہیں۔ انتہا یہ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مدینہ طیبہ میں فقیر نہ ملتا تھا جس کو زکوٰۃ دے دیں۔

یہ دونوں صورتیں جو اجمالاً پیش کی گئیں حضرات صحابہ کرام کے عہد مبارک کے دو رخ ہیں۔ اس کے بعد کم و بیش ایک ہزار برس تک مسلمانوں کی دولت کا یہی حال رہا۔ اس طویل مدت میں دولتِ دنیا مسلمانوں کے گھر کی لونڈی رہی۔ زمین کا کرہ ان کے چوگانِ نصرت و فتح کے لئے گیند تھا لیکن آج چودھویں صدی ہجری میں ہم مسلمانوں کو پھر فاقہ مست مفلس و قلاش دیکھ رہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ عہد رسول اللہ کے بہ نسبت آج بھی مسلمان بہت دولتمند اور ایک وسیع رقبہ کے مالک ہیں لیکن تاہم دنیا کی دوسری قوموں کے مقابلہ میں مفلس ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جس قوم کے لئے دنیا کی جائز دولت کو فضلِ الٰہی قرار دیا گیا ہے حتیٰ کہ سورہ جمعہ میں......... تو حکم کے انداز میں ارشاد فرمایا گیا ہے فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کے فضل کو تلاش کرو۔ تو کیا باعث ہے کہ وہ دولت میں کسی دوسری قوم سے پسماندہ ہے؟ اس کی پسماندگی کے وجوہات کیا ہیں۔ اس کو کن اصول کی تعلیم دی گئی تھی اور اب اس کو اپنی حالت کی اصلاح کیلئے کیا کرنا ہے؟ یہی سوالات ہمارے اس مضمون کے لئے ان شاء اللہ ابواب ہوں گے جن پر آئندہ اشاعتوں میں سیر حاصل بحث کی جائے گی واللہ الموفق وھو المعین ٭

اسلامی تاریخ کی پہلی کتاب

عرف ہمارے پیغمبرؐ مع عقائد و احکام اسلام

فاضل مصنف نے اس کتاب میں چار خزانے جمع کئے ہیں (۱) کلمہ طیبہ کی تفسیر (۲) اسلامی عقائد و احکام (۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے پیارے حالات کچھ ایسے طرز سے بیان کئے گئے ہیں جو اپنے طرز تحریر میں یقیناً بے نظیر ہیں۔ جملے چھوٹے چھوٹے عام فہم اور ایسے آسان کہ حروف شناس شخص بغیر کسی دقت کے بلا تکلف مضمون سمجھ جائے (۴) یہ چیز بہت ہی زیادہ قدر کے قابل ہے کہ سیرت مقدسہ کے ہر واقعہ کے نتیجہ پر نہایت دلکش انداز میں توجہ دلائی گئی ہے جس کے ذریعہ سے سیرت مقدسہ کے مطالعہ کا اصل مقصود خود بخود ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ یہی باعث ہے کہ بہت جلد یہ کتاب مقبول ہو گئی ہے جابجا مذہبی مدارس میں داخل درس کر لی گئی اور پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گیا۔ خط نہایت واضح ٹائیٹل رنگین۔ تقطیع نہایت موزوں پہلے ایڈیشن میں قیمت ۲۰/ رکھی گئی تھی۔

عام سہولت کے لحاظ سے اب کی مرتبہ صرف ۳/ کر دی گئی۔ آپ اس کتاب کے بعد بچے کو اربعین اور تاریخ اسلام مصنفہ حضرت مولانا محمد میاں صاحب کا تیسرا نمبر پڑھا دیجئے بچہ سیرت مقدسہ اور تعلیم اسلام کے نچوڑ سے واقف ہو جائے گا۔

القول الجامع

فی تحقیق جواز تعدد الجمعۃ و الجوامع

از حضرت علامہ مولانا عبدالحق صاحب مدنی مدیر جامعہ قاسمیہ مراد آباد

حکومت اسلامیہ کے ختم ہو جانیکے باعث ہم اپنے فرائض کی شان کو بھی بھول گئے نماز جمعہ اسلامی شیرازہ بندی کا بہت بڑا ذریعہ اور اسلامی اتحاد کا ایک مظاہرہ تھا مگر اس کو محلہ بمحلہ کر کے ہم نے شیرازہ بندی کو اور بھی زیادہ منتشر کر دیا ہی حضرت مدنی صاحب موصوف نے اس رسالہ میں فلسفہ جمعہ پر بحث کرتے ہوئے حضرات ائمہ مجتہدین کے فتادے سے ثابت کیا ہی کہ محلہ بمحلہ جمعہ کی نماز پڑھنا کسی امام سے بھی ثابت نہیں اور نہ اس کے جواز کا ثبوت ملتا ہی ایک عجیب و غریب علمی تصنیف ہی اگر آپ خواندہ ہیں تو اس کو ضرور مطالعہ فرمائیے قیمت صرف ۴ر

النور الفائض علی علم الفرائض از حضرت علامہ مولانا سید انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ "علم الفرائض کو احادیث مقدسہ میں جملہ علوم کا ایک ثلث قرار دیا گیا ہی فرائض کے متعلق یوں تو سکڑوں کتابیں ہیں مگر اس علوم کی اہمیت کے پیش نظر ایک ایسے رسالہ کی ضرورت تھی جو اختصار کے ساتھ کچھ ایسا انداز لئے ہوئے ہو کہ خواہ مخواہ اس کو یاد کرنے پر طبیعت راغب ہو جائے النور الفائض اس مقصد کو بہترین صورت سے پورا کرتا ہی۔ قیمت صرف ۲ر

کتب خانہ عزیزیہ شاہی کمپنی حیدرآباد دکن کی مطبوعات

شمائل شریف مترجم

(ترجمہ [illegible] شیخ الہند مولانا [illegible])

محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کا ترجمہ اور [illegible] کے [illegible] شیخ الہند اسارت مالٹا کے زمانہ میں مرتب فرمایا تھا [illegible] حضرت علامہ عثمانی نے مرتب فرمایا تھا۔ پھر اس کی [illegible] علامہ عثمانی نے مرتب کی [illegible] ترجمہ [illegible] عام فہم [illegible] مستند ہونے میں [illegible] اس کی [illegible] اس سے ہو سکتا ہے کہ پہلے ایڈیشن کے پانچ ہزار [illegible] تھوڑے دنوں میں ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گئے اب [illegible] نہایت خوبصورت طور پر لکھوا کر فوٹو کے بلاک تیار کرائے ہیں جن کے ذریعہ طباعت ہوئی ہے۔ بہر حال اپنی ظاہری اور باطنی خوبیوں میں بے مثل ہے۔ ہدیہ کاغذ اول مجلد [illegible] غیر مجلد [illegible] کاغذ قسم دوم مجلد [illegible] غیر مجلد [illegible]

تعلیمی ہند

(سو فیصدی ہندوستانی تعلیم یافتہ تھے) حضرت شیخ الہند مولانا حسین احمد صاحب کی

سیاسی اور تاریخی واقفیت شہرۂ آفاق ہے یہ کتاب ہندوستان کی تعلیمی [illegible] کے متعلق حضرت موصوف کی یادداشتوں کا مجموعہ ہے اس کتاب کے پڑھنے سے مسلمان اپنے بادشاہوں کے متعلق بدگمانی کے گناہ سے بھی بچ جائیں گے کیونکہ معتبر حوالوں سے بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان بادشاہوں کے زمانہ میں

[illegible]

[illegible]

معرفۃ [illegible]

[illegible]

[illegible] محصول ڈاک علاوہ

دین و آئین

(از تصنیف مولانا [illegible] پروفیسر [illegible] کالج [illegible])

اس کتاب میں اسلامی احکام کو عقل کے قریب کر کے اور زمانہ موجودہ کے اعتراضات کو دور کرنے میں مسلمات جدیدہ اور سائنس جدید سے کام لیا گیا ہے جو تمام شبہات اور تردد ات کی دلدل سے نکال کر راہ مستقیم پر پہنچا دیتی ہے۔ اور مسلمانوں میں مذہب کی تازہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ روح پیدا کر دیتی ہے مسلمانوں کے ہر طبقہ کے لیے کارآمد بالخصوص طلباء علماء مناظرین اور تعلیم یافتہ [illegible] کے لیے

بہت ہی ضروری ہے۔ کتاب اعلیٰ طباعت و کتابت اور نفیس جلد سے مزین ہے۔ تین قسم کے کاغذ پر طبع ہوئی ہے۔ اعلیٰ ایڈیشن مجلد ۵؍ قسم اول مجلد ۱۲؍ قسم دوم مجلد ۱۰؍ محصولڈاک ۱۱؍

نورالاصباح جدید
ترجمہ
نورالایضاح

نورالایضاح فقہ عربی کی نہایت مستند کتاب ہے مبتدی طلبہ کو حسب پہلے یہی کتاب پڑھائی جاتی ہے۔ مگر چونکہ مختصر ہے اور جامع ہے اس لئے ابتدائی طلبہ کے لئے پڑھنے اور سمجھنے میں بہت دشواری ہوتی ہے۔ مولانا محمد میاں صاحب نے اپنی طالبعلمی کے آخری سال میں اس کا ترجمہ کیا تھا۔ جو حضرت مولانا الحاج مولوی محمد اعزاز علی صاحب استاذ ادب و شیخ الفقہ دارالعلوم دیوبند کے زیر نگرانی طبع ہوا۔ اور بہت زیادہ مقبول ہوا مگر چند وجوہات سے وہ نظر ثانی کا محتاج تھا۔ مولانا موصوف نے اب پھر دوبارہ نظر فرما کر مفید فوائد اور حواشی کا اس طرح اضافہ فرما دیا ہے کہ وہ ترجمہ کے ساتھ ایسی شرح بھی ہوگی جو متفرق شروح کے مضامین پر حاوی ہوگی۔ امید ہے کہ انشاء اللہ محرم الحرام ۱۳۵۰ھ تک شائع ہو جائیگی۔

فلسفہ ایمان

زمانہ قدیم میں جبکہ فلسفہ قدیم کا حملہ اسلام کے عقائد و احکام پر ہوا تو حضرت علماء امت نے اسی منطق و فلسفہ کے بموجب اسلامی عقائد و احکام کے دلائل پیش کرکے اس حملہ کی کامیاب مدافعت کی تھی دور حاضر میں سخت ضرورت تھی کہ فلسفہ جدید کے اعتراضات کا جواب اسی کے بموجب تشفی بخش انداز سے پیش کیا جائے۔ مولانا سید محمد میاں صاحب اس رسالہ کو ایسی طرح مرتب فرما رہے ہیں کہ متقدمین کے جوابات کے ساتھ سائنس جدید کے پیش نظر جدید جوابات بھی کافی اور شافی ہوں پوری کتاب کا نام **عقل اور دین** ہوگا جس کے پہلے حصہ (فلسفہ ایمان) میں عقائد اسلام کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے حصہ میں احکام اسلام کی سیاست بیان کی جائے گی (انشاء اللہ تعالیٰ) یہ کوشش یقیناً مستحق تحسین ہے کہ انداز بیان نہایت دلچسپ ہے۔ اور زبان ایسی سلیس ہے کہ بچے اور عورتیں بھی بآسانی سمجھ سکیں۔

(واللہ المستعان)

گلدستہ تعلیم اسلام

از مولانا محمد عماد الدین صاحب انصاری شیرکوٹی

امیر نظارۃ المعارف القرآنیہ یہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے لئے مذہبی، اخلاقی، معاشرتی اور تاریخی تعلیم کا جدید اور نہایت مفید سلسلہ (نصاب تعلیم) اس زمانہ میں جیسی ہے اسی لئے جابجا مدارس اور اسکولوں میں داخل درس ہو چکا ہے۔ اس کا مقصد قرآن مجید کی تعلیم اور اسلامی معلومات ضروریات کا اس قدر بہم پہنچانا ہے کہ صرف اس سلسلہ کو پڑھ کر اچھا خاصا عالم ہو جاتا ہے۔ قیمت بہ تفصیل ذیل ہے گلدستہ تعلیم اسلام کا عربی قاعدہ ۱؍ نمبر ۲؍ نمبر ۳؍ نمبر ۴؍ نمبر ۵؍ نمبر ۶؍ ۷؍ ۱۰؍

ملنے کا پتہ: مدنی کتب خانہ شاہی مدرسہ امروہہ دروازہ مراد آباد

گلدستہ تعلیم اسلام کا اردو قاعدہ ۱ر

" " پہلا حصہ ۳؍

" " دوسرا حصہ ۵؍

" " تیسرا حصہ ۶؍

گلدستہ تعلیم اسلام کا چوتھا حصہ قیمت ۔۔۔ ۶؍

یکجائی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے عہ؍

رہنمائے تعلیم

اسی کا نام شیطان کانفرنس بھی ہے۔

بچوں کو علم کا شوق دلانے والی جس کے پڑھنے سے بےرغبتی کے تمام عیب دور ہو کر پڑھنے کا شوق ہو جاتا ہے۔ بچوں ہی کیلئے نہیں بلکہ بڑوں کے لئے بھی مفید ہے برے اخلاق سے نفرت اور عمدہ اخلاق کی رغبت پیدا کرتی ہے۔ یہ ہمارا ذمہ ہے کہ اگر پڑھ کر ناپسند ہو یا شروع کرکے بغیر ختم کئے چھوڑ دیں تو بے تکلف واپس کر دیں۔ قیمت آٹھ آنے ۸؍

نظام تجارت

(از مولانا سید محمود علی صاحب پروفیسر) زمانہ موجودہ کی تجارت اور مسلمانوں کی دقتوں کا حل۔ بنکوں کے سود کا مسئلہ اور اس کے تمام پہلوؤں پر غور کے بعد عقلی حل جو قرآن و حدیث کے عین مطابق اور تمام اختلافات کا استیصال ہو گیا مسلمانوں کے لئے تجارتی رکاوٹوں سے نجات مل گئی قیمت ۔۔ ۔۔ ۶؍

چچا نام

اقوام یورپ اور اقوام ہند کے جذبات و احساسات کا مقابلہ کیا گیا ہے اور مسلمانوں کے جذبات کو ابھارا گیا ہے قوم کے نوجوان پڑھیں اور آگے بڑھیں۔ قیمت ۔۔۔ ۱ر

اتالیق النسوان

عورتوں کی دنیوی اور معاشرتی حالت درست کرنے اور ان کی خانگی حالت سنوارنے اور میکے اور سسرال میں رہ کر سب کو خوش رکھنے کے بہترین طریقے بچوں کی تربیت کے عمدہ طریقے اور بچوں کی بیماری کے مجرب علاج درج ہیں تمام لڑکیوں اور عورتوں کو پڑھانے کے قابل اور جہیز میں دینے کے لائق قیمت قسم اول ۵؍ قسم دوم ۴؍

تاریخ الاسلام

نمبر ۱ و ۲ و ۳ ۔ مولانا سید محمد میاں صاحب فاضل دیوبند نے استاذ الحاج علامہ محمد اعزاز علی صاحب استاذ فقہ و ادب و مفتی اعظم دار العلوم دیوبند کے حسب ارشاد مسلمان بچوں اور بچیوں کی مذہبی و اخلاقی تعلیم کے لئے شروع کیا ہے یہ تینوں نمبر اسی مبارک سلسلہ کی ابتدائی کڑیاں ہیں۔

پہلے حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی مبارک درج ہے۔ ہدیہ چھ آنے ۔۔ ۶؍

دوسرے حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی مقدس اور غزوات اور جہاد کے متعلق مفید ترین بحث ۲؍

تیسرے حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا ہے یہ حصہ بذات خود ایک مستقل کتاب ہے اس حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک حضور کے اخلاق کریمہ عادات شریفہ۔ طرز معاشرت، آداب مجلس، نظام الاوقات ازواج مطہرات، اثاث البیت، ترکہ وغیرہ وغیرہ جملہ اشیاء کا نہایت دلچسپ طور پر ذکر ہے قیمت ۶؍

کم از کم ۱۰/ کے ٹکٹ ارسال فرما کر آپ تیسرے حصہ کو ملاحظہ فرمائیے اور اس سے باقی حصوں کا اندازہ لگا لیجئے۔

تعلیم الاسلام کامل

مصنفہ حضرت علامہ مولانا محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ علماء ہند۔ اس کتاب کے چار حصے ہیں۔ یہ کتاب بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے بیحد مفید ہے اس میں دلچسپ سوال و جواب کے طریقہ پر اسلامی مسائل اور عقائد کا بیان ہے۔ زبان نہایت پیاری اور سہل ہے۔ بچوں کو ان حصوں کے پڑھانے سے پڑھنا بہت جلد آجاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مسائل بھی دلنشین ہو جاتے ہیں۔ یہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر تمام مدارس دینیہ میں داخل ہو چکی ہے اس لئے اس کے متعلق مزید تحریر بیکار ہے۔ ہر چہار حصوں کی قیمت حسب ذیل ہے۔

حصہ اول ۱۰/ دوم ۲/ سوم ۴/ چہارم ۵/ قاعدہ ۱/

نصیحۃ الشیعہ

یہ کتاب شیعہ مذہب کی تحقیق اور شیعہ اعتراضات کے تحقیقی اور الزامی جوابات کے متعلق مستند اور بہترین ذخیرہ تسلیم کی گئی ہے۔ عرصہ سے نایاب تھی۔ اس کی حسن و خوبی کی روشن دلیل یہ ہے کہ رد شیعہ کے مجتہد وقت جناب مولانا عبدالشکور صاحب سابق مدیر النجم لکھنوی نے (جو رد شیعہ میں مجتہدانہ اور مجددانہ شان رکھتے ہیں) اس کتاب کو نہایت اہتمام سے طبع کرایا ہے۔ یہ کتاب رد شیعہ کی بہت سی کتابوں سے مستغنی کر دیتی ہے۔ طباعت کتابت نہایت موزوں کاغذ عمدہ سفید صفحات تقریباً ۵۰۴ قیمت ہر سہ حصہ مکمل ۶/

بلاغ مبین

(از حضرت الحاج مولانا ابوالقاسم محمد حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں تمام دنیا کے بادشاہوں کے پاس دعوت اسلام کے فرامین ارسال فرمائے تھے۔ اس کتاب میں ان تمام فرامین کی نقل لیجانے والے صحابہ اور ان بادشاہوں نیز ان ممالک کے حالات بہترین طرز پر جمع فرمائے ہیں۔ جابجا سیاسی اور تاریخی مباحث نے اس کتاب کو بہت زیادہ قیمتی کر دیا ہے۔ طباعت کتابت نہایت اعلیٰ قیمت ۶/

رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت موصوف کی لکھی ہوئی ایک جامع اور مستند سیرت ہے جو اپنی بے نظیر خوبیوں کے باعث بہت زیادہ مقبول ہوئی اور سرکاری اسکولوں کے کورس میں داخل کی گئی ضخامت تقریباً ۳۰۰ صفحات ۱۲/

اس مختصر فہرست میں تمام کتابوں کا ذکر نہیں کیا گیا۔ آپ تصانیف مجلس علمی ڈابھیل، تصانیف علماء دیوبند، سہارنپور، و تصانیف علامہ شبلی، و مولانا ابوالکلام آزاد و مصنفات دارالمصنفین اعظم گڑھ جملہ مطبوعات کانپور، دہلی، لاہور، لکھنؤ وغیرہ وغیرہ بکفایت کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی مرادآباد سے طلب فرمائیے:۔

دیوانِ حماسہ عربی

برحاشیہ جدیدہ از سیدالاد بار حضرت

الحاج الحافظ مولانا اعزاز علی صاحب شیخ الفقہ و استاذ الادب دارالعلوم دیوبند

دیوان حماسہ عربی درسیات کی مشہور کتاب ہے جس کو ادبیات عربی کی معیاری کتاب مانا جاتا ہے۔ شدید ضرورت تھی کہ اس کا حاشیہ اس طرح کیا جائے کہ حل لغات کے ساتھ اشعار کے مضمون کو بھی درج کرے۔ حضرت الاستاذ مولانا محمد اعزاز علی صاحب مدظلہ العالی نے عرصہ ہوا اس خدمت کو انجام دیکر اساتذہ اور طلبہ ادب پر احسان عظیم فرمایا تھا جو نہایت مقبول ہوا اور دیوان حماسہ کی طرح مشہور اور مستند معیاری حاشیہ بن گیا اور بار بار طبع ہو کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوا۔ مگر کاروبار ان کے قلب اعتبار کے باعث طباعت اور کتابت کی غلطیوں سے کسی مرتبہ بھی پاک نہ ہوا۔ نیز حاشیا اگرچہ ... کا ذخیرہ تھا۔ مگر تاہم مزید اضافہ کا محتاج تھا ... مرتبہ حضرت موصوف مدظلہ العالی نے حاشیہ پر نظر ... قیمتی فوائد کا اضافہ فرمایا ہے اور کتب خانہ عزازیہ ... بہ نہایت اہتمام سے طبع کر کے اصل کتاب اور حاشیہ کے ... حقوق پوری طرح ادا کیا ہے۔ چنانچہ جس طرح یہ کتاب ... اس کا حاشیہ بھی بے مثال تھا اسی طرح اس کی ... بے نظیر ہوئی ... قسم اول مبلغ ... قسم دوم للعہ

...

مختصر فہرست قرآن شریف

موجودہ

تجارتی کتبخانہ فخریہ شاہی کمپنی مراد آباد

(آرڈر دینے کے وقت نام کیساتھ نمبر بھی درج فرمایئے)

(۱) حمائل شریف عکسی مترجم

بترجمہ حضرت شیخ الہندؒ و تفسیر

برحاشیہ از حضرت موصوف و از حضرت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی۔ ملاحظہ ہو صفحہ فہرست ہذا۔ ہدیہ قسم اول مجلد ... غیر مجلد ... قسم دوم مجلد ... غیر مجلد ...

(۲) حمائل شریف مترجم مطبوعہ تاج کمپنی لاہور

عکسی ہفت رنگ بدہ زیب طلائی نقش و نگار صحیح ترین اس کی زیارت سے اسلامی آنکھوں میں نور اور دلوں میں سرور پیدا ہو رہا ہے۔ یہ صحیح ترین اور قابل دید حمائل معنوی محاسن اور ظاہری خوبیوں کی حامل ہے جس کی نظیر گذشتہ تیرہ صدیوں کی چشم فلک نے نہیں دیکھی۔ ہدیہ کپڑے کی جلد ... مبلغ ... چرمی جلد مجلد اور کنارے سنہری مبلغ ...

(۳) عکسی قرآن شریف مطبوعہ انجمن حمایت اسلام لاہور

... قرآن شریف اگرچہ ... فہرست آپ ہی ... مل جلد ... بصورت ... قسم ...

[illegible]

(۴) پانچ ترجموں والا بینظیر قرآن شریف

جس کو سلطان العلوم والیٔ دکن حضور نظام حیدر آباد نے
اپنی تلاوت کیلئے منتخب فرمایا ہے۔ سائز کلاں، خط و
طباعت اور کاغذ نہایت اعلیٰ، جلد مضبوط اور خوبصورت
ہدیہ مجلد چرمی ننعہ، رعایتی للعہ،

(۵) معجز نما قرآن شریف۔ مولوی نور محمد

والا۔ دو ترجمہ والا کلاں سائز۔ خط نہایت جلی اور نہایت
صحیح۔ کاغذ خوبصورت اور مضبوط۔ حاشیہ پر نہایت سلیس
اور عام فہم تفسیر۔ واقعی معجز نما ہی ہے۔ ہدیہ مجلد چرم [illegible]،

(۶) معجز نما متوسط دو ترجمے والا۔

مولوی نور محمد صاحب والا قرآن شریف نمبر ۵ کے جملہ
اوصاف موجود ہیں صرف سائز میں کمی ہے اور اوس کے
بموجب خط میں بھی فرق ہے مگر نہایت واضح اور خوبصورت
خط ہے بے نظیر چیز ہے۔ ہدیہ مجلد چرم عمدہ کاغذ صہ رعایتی للعہ

(۷) نورانی قرآن شریف مترجم۔ مطبوعہ

جید برقی پریس دہلی۔ یہ قرآن شریف بھی نہایت
صحیح صاف اور خوبصورت ہے کاغذ عمدہ ہدیہ مجلد پارچہ ۳ روپے،

(۸) قرآن شریف چوب قلم کلاں سائز

(۲۰ × ۳۰) ۴ ورقی مترجم مطبوعہ لاہور نہایت خوبصورت
اور دیدہ زیب ہدیہ صہ

(۹) قرآن شریف چوب قلم کلاں سائز

مطبوعہ لاہور ۲۲ × ۲۹ ـ ۴ ورقی مترجم خوبصورت اور صاف ہدیہ صہ،

(۱۰) قرآن شریف متوسط خط واضح سائز ۲۲ ×

۲۹) ۸ ورقی مطبوعہ لاہور۔ مترجم خوبصورت صاف
ترجمہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب ہدیہ مجلد پارچہ عکہ

(۱۱) قرآن شریف کلاں مصری (۲۰×۳۰)

۴ ورقی تحقیق کے قلم سے لکھا گیا ہے بہت واضح خط ہے کمزور
بینائی والوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ مطبوعہ لاہور
ہدیہ فی جلد دو روپیہ بارہ آنے (۲؍۱۲)

(۱۲) قرآن شریف کلاں مصری جملہ اوصاف

کے ہیں صرف سائز کا فرق ہے (۲۲ × ۲۹) ۴ ورقی ہدیہ ۲؍۱۲

(۱۳) قرآن شریف چوب قلم مصری

مطبوعہ لاہور سائز نہایت موزوں یعنی فلسکیپ ہدیہ ۲؍

(۱۴ الف) نقل نظامی کانپور۔ اپنی صحت اور حسن

تحریر خوبی خط موزونیت سائز کے لحاظ سے مشہور
قرآن شریف ہے، ہر پارہ علیحدہ ہر صفحہ آیت پر ختم۔
ہر سورت نمایاں طرز سے شروع۔ کاغذ سفید عمدہ۔
ہدیہ مجلد پارچہ مبلغ صہ رعایتی (۳ روپے)،

(۱۴ ب) نقل نظامی مترجم اپنی تمام خوبیوں

بینظیر قرآن شریف ہے ہدیہ مجلد پارچہ (۴ روپے)

(۱۵) قرآن شریف بطرز یسرنا مصری مطبوعہ

کانپور۔ کاغذ نہایت اعلیٰ قاعدہ بغدادی پڑھا ہوا بچہ بھی
اس طرز کے قرآن شریف کو آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔
یہ ہدیہ مجلد پارچہ کاغذ عمدہ ۱۲؍ کاغذ معمولی ۱۰؍

(۱۶) قرآن شریف مصری نورانی مطبوعہ

جید پریس دہلی نہایت صحیح قرآن شریف ہے۔ صحت
و حسن خط میں مشہور سائز ۲۰ × ۲۶) ۸ ورقی ہدیہ
مجلد پارچہ ایک روپیہ (عہ)

(۱۷) **خوشنما قرآن شریف مترجم** یہ قرآن شریف اپنی تمام خوبیوں میں معجز نما متوسط سائز جیسا کہ کاغذ چکنا سفید مجلد چرمی ہدیہ رعایتی للعہ

(۱۸) **قرآن شریف مثل نظامی** مطبوعہ کانپور بعینہ نقل نظامی ۱۲الف جیسا ہی ہدیہ بھی اوس سے کم ہے۔ یعنی مجلد چرم للعہ رعایتی ستے

عجیب و غریب حمائلیں

(۱۹) **حمائل شریف معجز نما مترجم** مشہور حمائل شریف ہے۔ مولوی نور محمد صاحب کی چھاپی ہوئی جو حسن طباعت میں بے نظیر ہے مترجم ہے۔ ہدیہ قسم اول مجلد چرم للعہ قسم دوم مجلد پارچہ (عہ) دو روپیہ چار آنے

(۲۰) **حمائل شریف عکسی** کلاں مطبوعہ لاہور نہایت ہی عجیب حمائل شریف ہے۔ سائز بھی نہایت خوبصورت یعنی (۱۸×۲۲) ۸ ورق۔ فوٹو لیتھو سے طبع کرائی گئی ہے اس کی قلم سے تعریف مشکل ہے۔ کاغذ نہایت عمدہ، طباعت نہایت عمدہ اور خوبصورت جلد نہایت نفیس ہدیہ مجلد ۱۲ر

(۲۱) **حمائل شریف عکسی خورد** اپنے تمام اوصاف میں ۲۰ جیسی ہے البتہ سائز کارڈ کی برابر ہے۔ نہایت خوبصورت صحیح جلد نہایت خوبصورت ہدیہ مجلد ۱۲ر

(۲۲) **حمائل شریف الاکٹ والی** مع آلہ مس یعنی قرآن شریف تعویذ کی برابر جس کو ڈبیہ میں رکھا جاتا ہے اور تعویذ کی طرح بازو پر باندھا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک آئینہ بھی ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے یہ حمائل شریف پڑھی جا سکتی ہے ہدیہ (عہ)

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور کی

نہایت شاندار عکسی رنگین و مطلا اسلامی مطبوعات

جو اعلیٰ خوشنویسی عمدہ رنگین عکسی چھپائی نفیس کاغذ اور مطلا جلد بندی کا خاص الخاص دیدہ زیب نمونہ ہیں۔ ان کی ظاہری و باطنی خوبیاں دیکھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں

یازدہ سورہ شریف مع درود تاج، درود لکھی، وعہد نامہ مترجم مجلد قسم اول عہ قسم دوم ۱۲ر

یازدہ سورہ شریف مع دعائے گنج العرش مترجم مجلد قسم اول عہ قسم دوم ۱۲ر

یازدہ سورہ شریف مع دعائے گنج العرش و درود تاج۔ درود لکھی وعہد نامہ مترجم قسم اعلیٰ مجلد عہ

یازدہ سورہ شریف مترجم جیبی سائز قسم اول مجلد عہ قسم دوم ۱۰ر

دوازدہ سورہ شریف مع دعائے گنج العرش بلا ترجمہ مجلد قسم اول عہ

دلائل الخیرات مجلد قسم خاص عہ قسم دوم عہ

نماز مترجم قسم اول ۵ر دوم ۲ر

سورہ یٰس مترجم قسم اول ۵ر دوم ۲ر

دعائے گنج العرش مترجم ۵ر ” ۲ر

سورہ کہف مترجم قسم اول ۵ر قسم دوم بلا جلد ۲ر

درود تاج درود لکھی وعہد نامہ قسم اول ۵ر قسم دوم ۲ر

درود مستغاث قسم خاص ۴ر

مسدس حالی قسم خاص ۔ قسم اول ۶ قسم دوم ۴ر

شکوہ، جواب شکوہ و ترانہ اقبال قسم خاص ۱۰ر قسم دوئم ۴ر قسم سوم ۲ر

تصانیف سید الطائفہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی

مصفّٰی و مُسوّٰی شرح موطا امام مالک ۱۲ر

الخیر الکثیر عجیب و غریب حقائق کائناتِ عالم کے سرار و طریقت و شریعت یا اہلِ باطن اور اہلِ ظاہر کے فرق پر الہامی مباحث سے کتاب کو مزین فرمایا گیا ہے ۲؎ر

عقد الجید بیان سبب اختلاف صحابہ و ائمہ ۸ر

الفوز الکبیر فارسی اصول تفسیر میں قیمت ۷ر

القول الجمیل ترجمہ اردو شفاء العلیل جس میں حضرت شاہ صاحب نے اپنے خاندانِ طریقت کی اعمال اور وظائف نیز تعویذات مجربہ تحریر فرمائے ہیں اور علماء کو ان کے فرائض بتلائے ہیں قیمت ۸ر

تصانیف حضرت اُستاذ الہند مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی

تفسیر عزیزی اُر سورۂ بقرہ ۔ ہدیہ ملعہ

پارۂ عم اُردو ۔ ۱۲ر

پارۂ تبارک الذی ۔ ۴ر

مجالہ نافعہ در اصولِ حدیث بزبان فارسی ۴ر

مجموعۂ فتاویٰ شاہ صاحب فارسی ۴ر

مجموعۂ فتاویٰ کامل اُردو قیمت ۷ر

تصانیف حضرت مولانا شاہ محمد اسمعیل صاحب شہید دہلوی

تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان اردو ۴ر

صراطِ مستقیم ۔ فارسی ۸ر

منصب امامت مع ترجمہ اردو درجات امامت قیمت ۱۲ر

تصانیف حضرت سیدنا شیخ العجم والعرب حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر

ارشاد مرشد ۔ لاجواب کتاب ہے قیمت ۱ر

تصفیۃ القلوب ترجمہ اردو ضیاء القلوب ۵ر

تحفۃ العشاق ۲ر جہاد اکبر ۲ر

رسالہ درد نامہ غمناک ۱ر

ضیاء القلوب ۵ر غذائے روح ۵ر

کلیاتِ امدادیہ جس میں آپ کے کل رسائل یکجا جمع کر دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲ر

گلزار معرفت اردو منظوم .. ۲ر

شمائم امدادیہ ۔ سوانح عمری حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر .. ۴ر

تصانیف حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب

الدلیل المحکم در ممانعت قرات فاتحہ خلف الامام قیمت ۲ر

اسرار قرآنی اس میں چند مکاتیب و بعض آیات قرآنی کی تفسیر لکھی گئی ہے۔ .. ۱ر

انتصار الاسلام۔ اس میں پنڈت دیانند سرسوتی کے دس اعتراضات کے جواب دیئے ہیں ۶ر

قبلہ نما۔ حصہ دوم انتصار الاسلام قیمت ۸ر

تقدیر دلپذیر اس میں دلائل حقانیت دین اسلام عقلی طور پر بیان کئے ہیں عموماً تمام مذاہب باطلہ کا رد ہے۔ قیمت .. .. عہ

تحذیر الناس عن اثر ابن عباسؓ تطبیق فیما بین اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ، وارشاد "ولکن رسول اللہ خاتم النبیین" وتحقیق غریب معنی خاتم النبیین ہے۔ اس کے ضمن میں اور بھی مضامین علیہ آگئے ہیں۔ قیمت ۳ر

تصفیۃ العقائد جس میں وہ دلچسپ مراسلت ہے جو حضرت مولانا رح اور سرسید احمد خاں صاحب بانی علیگڈھ کالج کے درمیان عقائد ملت اسلام اور اصول شریعت حنفیہ کی تحقیق وتنقیح کے متعلق چند روز تک ہی ۲ر

توثیق الکلام در مبحث قرات فاتحہ خلف الامام قیمت ۱ر

الحق الصریح فی بیان تراویح بیس تراویح ہونے کا بیان ہے۔ قیمت ۱ر

جمال قاسمی اس میں آپ کے عمدہ مکتوبات متعلق سماع موتیٰ وحیات النبی وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۱ر

جواب ترکی بترکی اسمیں آریہ سماج کے اعتراضات کا جواب ہے۔ قیمت ۴ر

حجۃ الاسلام آپکے علم لدنی کا اثبات و توحید و رسالت کے بے مثل مضامین مع دیباچہ قیمت .. ۸ر

رسالہ تحفہ لحمیہ اس میں مختصر طور سے گوشت خوری کا جواز بلکہ استحسان بدلائل عقلیہ ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱ر

فیوض قاسمی قیمت ۳ر

لطائف قاسمی قیمت ۲ر

قصائد قاسمیہ قیمت ۳ر

تصانیف حضرت امام ربانی مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح

اوثق العری دیہات میں جمعہ جائز نہونیکا ثبوت احادیث صحیحہ سے ۱ر

براہین قاطعہ بجواب انوار ساطعہ تمام ناجائز رسوم اور بدعات خصوصاً میلاد فاتحہ کی تردید اور جملہ اعتراضات کا جواب باصواب قیمت عہ

الرای النجیح احادیث صحیحہ سے بیس رکعت ہونا اور صلوٰۃ تراویح و تہجد کا علیحدہ علیحدہ ہونا بیان فرمایا ہے قیمت ۔۔ ۱۰/

سبیل الرشاد تقلید کا ذکر صحابہ کے اختلاف کا حال قیمت ۔۔ ۳/

فتاوی میلاد شریف میلاد کے متعلق بزرگوں کے فتوے قیمت ۱۰/

فتاوی رشیدیہ حصہ اول ۱۲/

" " حصہ دوم عہ

" " حصہ سوم ۱۲/

قطوف دانیہ فی کراہت جماعت ثانیہ فارسی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲/

مکتوبات رشیدیہ آپ کے مکتوبات جن میں بیش بہا نکات اور فوائد اور سوالات و شبہات کے جوابات درج ہیں۔ قیمت ۶/

ہدایۃ المعتدی فی قراۃ المقتدی ۳/

تذکرۃ الرشید مولانا کی مفصل سوانح عمری حصہ اول زیر طبع

حصہ دوم ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

فتوی احتیاط الظہر قیمت ۔/

تصانیف حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب رح

[illegible] محمود دوم ۶

الابواب والتراجم صحیح بخاری کے ۳۱۶ ابواب کی عجیب و غریب تحقیق اور الابواب بخاری کے متعلق بہت سے اصول جنکو آپنے مالٹا میں بزمانہ اسیری تحریر فرمایا قیمت ۲/

ادلۂ کاملہ قیمت ۲/

مکتوبات شیخ الہند رح ۔/

مختصر سوانحعمری شیخ الہند ۔/

حیات شیخ الہند یعنی **سفرنامہ اسیر مالٹا** حضرت کی قید مالٹا و مصر و سفر حجاز کے مفصل حالات جنکو مولانا حسین احمد صاحب مہاجر مدنی صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند نے اپنی دوسری قید کراچی میں لکھا ہے قیمت ۱۰/

تصانیف حضرت سید المحدثین مولانا انور شاہ صاحب کشمیری

اکفار الملحدین فی ضروریات الدین

مسئلہ تکفیر پر محققانہ محاکمہ، علماء سلف کی نقول اور ان پر تبصرہ ہے جن کا حاصل یہ ہے کہ جس طرح مجتہدہ مسائل دین میں تکفیر سخت مذموم ہے اسی طرح ضروریات دین اور اصول شرع کے انکار یا وجوہ تکفیر کرنا۔ اس سے زیادہ مذموم ہے قیمت ۱۲/

نیل الفرقدین فی مسئلہ رفع الیدین

مسائل مختلف فیہا میں رفع یدین کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اور اسی لئے ہر زمانہ کے مصنفین اس مسئلہ پر اپنی اپنی آراء کا اظہار کرتے چلے آئے ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا ہے اور یہ وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اس موضوع پر اس سے قبل ایسا رسالہ تصنیف نہیں ہوا۔ محققانہ اور محدثانہ رنگ میں قابل دید علمی تصنیف ہے (عربی) قیمت ۱۲ر

اللمعة فی صلوٰة الجمعة

(عربی) یہ بھی حضرت شاہ صاحبؒ کی تازہ ترین تصنیف ہے جس میں حضرت موصوف نے جمعہ فی القریٰ کے متعلق نہایت اہم علمی تحقیقات درج فرمائی ہیں۔ قیمت ۸ر

عقیدة الاسلام فی حیوٰة عیسیٰ علیہ السلام

ردِّ قادیانی میں

حضرت شاہ صاحبؒ کی مشہور و معروف تصنیف ہے جس میں علاوہ دیگر تحقیقات علمیہ کے حیاتِ عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰة والسلام کو نہایت مدلل طور سے ثابت کیا گیا ہے (عربی) عہر

فصل الخطاب فی مسئلة ام الکتاب

اس رسالہ میں قرأت خلف الامام پر روایةً و درایةً ہر پہلو سے شافی بحث کی گئی ہے (عربی) قیمت ۱۲ر

کشف الستر عن صلوٰة الوتر

وتر کا مسئلہ گو عوام میں چنداں مشہور نہ ہو۔ لیکن حدیثی اعتبار سے نہایت قابل توجہ تھا۔ حضرت علامہ موصوف نے اس مسئلہ کے متعلق مورد نزاع اور منشاء اختلاف کو متعین فرما کر اس باب کی جملہ احادیث کی اس طور پر شرح کی ہے کہ جس کے مطالعہ کے بعد کسی حدیث میں تعارض باقی نہیں رہتا اور ہر ہر حدیث اپنے موقع پر درست نظر آتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مذہب حنفی کی مکمل تائید ہوتی ہے (عربی) قیمت چھ آنے ۶ر

ضرب الخاتم علی حدوث العالم

مسئلہ حدوث عالم و اثبات واجب میں ایک محققانہ بلند پایہ عربی نظم ہے قیمت ۲ر

العرف الشذی علی جامع الترمذی

حضرت شاہ صاحب قبلہ کے درس ترمذی شریف کی تقریر مرتبہ حضرت مولانا محمد چراغ صاحب پنجابی

صدع النقاب عن جساسة الفنجاب

حضرت شاہ صاحب رح کی عربی نظم ہے جس میں فتنہ قادیان کے متعلق پُر زور اور مؤثر انداز میں مسلمانوں کو متوجہ کیا ہے مع اردو ترجمہ قیمت ۲ر

تحیۃ الاسلام عقیدۃ الاسلام پر حضرت موصوف نے مزید فوائد بطور حاشیہ تحریر فرمائے ہیں (عربی) ۱۲ر

التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ۴ر
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری کے متعلق قرآن پاک کی آیات اور احادیث کا لطیف وعجیب مجموعہ (عربی) قیمت ۴ر

بسط الیدین لنیل الفرقدین
نیل الفرقدین پر فوائد نفیسہ کا اضافہ بطور تحشیہ (عربی) قیمت چھ آنہ ۶ر

مرقاۃ الطارم لحدوث العالم
حدوث عالم کے دلائل اور مخالفین کے اعتراضات بلند پایہ فیصلہ کن جوابات کا قیمتی مجموعہ جو رسالہ ضرب الخاتم کے لئے شرح کی حیثیت رکھتا ہے (عربی) ۶ر

تصانیف حضرت علامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی

الاسلام اس میں ثابت کیا ہے کہ اگر دنیا میں کوئی مذہب عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کے موافق ہے تو تنہا ایک مذہب اسلام ہے قیمت ۶ر

تحقیق الخطبہ جس میں محققانہ طور پر دکھلایا گیا ہے کہ سوائے عربی زبان کے اور کسی زبان میں خطبہ جمعہ نہ ہونا چاہئے مع خطبہ جمعہ وعیدین ونکاح قیمت ۲ر

سجود الشمس ار **الروح فی القرآن** ۲ر

خوارق عادات قیمت ۴ر

العقل والنقل اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ شریعت حقہ کے احکام سرمو بھی عقل سلیم کے اقتضاء سے تجاوز نہیں کرسکتے ۱۰ر

ہدیہ سنیہ مذاہب اربعہ میں دائر ہے یا مذہب واحد میں منحصر ہے۔ قیمت ۲ر

اعجاز القرآن قابل دید کتاب ہے ۸ر

تصانیف حضرت حکیم الامۃ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

اغلاط العوام	قیمت	۱ر
اصلاح الرسوم	"	۵ر
اعمال قرآنی کامل ہر سہ حصہ		۱۲ر
اوراد رحمانی (مجیدی)		۲۰ر
اصلاح ترجمہ مرزا حیرت		۱ر
اصلاح ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد		۵ر
اکسیر در بیان تقدیر و تدبیر		۱۰ر
اصلاح الخیال		۳ر
اشرف المواعظ اول مجیدی		۰۳ر
" دوم	"	۰۳ر
" سوم	"	۰۳ر
" چہارم		۰۳ر

ارشاد الہام قیمت ۱۰ر
امداد الفتاویٰ کامل مع تتمہ (مجتبائی) ۶عہ
اخبار الزلزلہ قیمت ۳ر
القول الصواب " ۱۰ر
القول البدیع بیان جمعہ ۰۲ر
الخطب الماثورہ خرد ۲ر
الاقتصاد ۳ر الخطاب الملیح ۲ر
التکشف عن المہمات التصوف ۵ر
آداب المعاشرت ۲ر
الانتباہات المفیدہ ۹ر
بہشتی زیور اول تا دہم فی حصہ ۴ر
بہشتی زیور مدلل و مکمل قسم اول ۵ر
" " کاغذ رف ۶ر
بہشتی گوہر (مجیدی) ۱۰ر
تعلیم الدین (مجیدی) ۸ر
تفسیر بیان القرآن اول ۱۴ر
" دوم ۱۴ر
" سوم ۱۲ر
" چہارم ۱۲ر
" پنجم ۸ر
" ششم ۱۰ر
" ہفتم ۸ر
" ہشتم ۸ر
" نہم ۱۰ر
" دہم ۸ر

تفسیر بیان القرآن یازدہم ۱۲ر
" دوازدہم ۱۲ر
تتمہ امداد الفتاویٰ (کانپور) ۸ر
تحذیر الاخوان ۳ر
تجوید القرآن (مجیدی) ۱ر
تحقیق التعلیم (انگریزی) ۱ر
تنبیہات وصیت قیمت ۳ر
جزاء الاعمال " ۲ر
حق السماع ۱ر حقوق العلم ۵ر
رونمائے مثنوی ۱۰ر سبق الغایات ۸ر
شوق وطن ۳ر صفائی معاملات ۲ر
طریقہ مولود شریف ار علاج القحط والوبا ۱۰ر
فتاویٰ اشرفیہ اول ۳ر دوم ۵ر سوم ۱ر
" " کامل ۹ر
قصد السبیل ۱۰ر کرامات امدادیہ مجیدی ۶ر
کمالات امدادیہ قیمت ۶ر
کلید مثنوی دفتر اول کا حصہ اول ۶
" " " حصہ دوم ۶
کلید مثنوی دفتر دوم کامل ۱ر
" " ششم کامل ۱ر
مناجات مقبول مجیدی ۸ر
مواعظ اشرفیہ قیمت ۱۰ر
مکتوبات امدادیہ " ۱ر
مجموعہ رسائل مفیدہ " ۱ر
نشر الطیب رنگین ٹائیٹل " ۴ر

تصانیف مورخ الاسلام حضرت مولانا اکبر شاہ خان صاحب

آئینہ حقیقت نما تاریخ سلاطین ہند قیمت ۶؍۸
مقدمہ تاریخ ہند قدیم " ۱؍۸
فصل الخطاب اسلامی امارت اور اوس کی شانِ حکومت الٰہی کا نقشہ ۲؍
حجۃ الاسلام اسلام اور عقائد اسلام کے متعلق فلسفی دلائل قیمت ۶؍
مسلمانان اندلس " ۳؍
نواب امیر خاں " ۵؍
احقاقِ حق " ۵؍
حج بیت اللہ " ۳؍
باطل شکن " ۴؍
لا الٰہ الا اللہ " ۵؍
جنگِ انگورہ " ۴؍

ملتِ بیضا مفت

حضرت علامہ مولانا سید امین الحسینی مدنی نے سیاحت ہندوستان کے بعد ملت اسلامیہ پر ایک بصیرت افروز تبصرہ فرمایا تھا۔ ملتِ بیضاء اسی عجیب غریب تبصرہ کا فصیح و بلیغ ترجمہ ہے، جو حامیانِ ملت، علماء کرام اور طلبہ کے لئے بہترین شاہکار ہے مندرجہ ذیل کتابوں میں سے کم از کم ۸؍ کی کتابوں کو خریدار کی خدمت میں یہ رسالہ مفت پیش کیا جائیگا

النور الفائض قیمت ۲؍ برص ۶ فہرست ہزا
القول الجامع قیمت ۴؍ برص
تبلیغ الحق ۲؍ برص اسلامی تعلیمات کا تبلیغی مرقع ۲؍ ص اربعین ۱؍ ...

انگ سُدھار (رجسٹرڈ)

یہ چورن جگر کے فعل کو صحیح کرتا ہے جگر کی حرارت کو دفع کرتا ہے ہاضمہ کی خرابی کو دور کرنے میں مؤثر ہے دستوں کی حالت میں بھی فائدہ مند ہے مختصر یہ کہ پیٹ کی بیماریوں کیلئے خاص چیز ہے قیمت فی تولہ ۲۰ تولہ کی رعایتی قیمت عہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ ترکیب استعمال بچوں کو ۳ ماشہ تک دودھ یا عرق بادیان کے ساتھ استعمال کرائیں خواہ بیک وقت یا متفرق طور سے پوری خوراک یعنی بڑے آدمی کی خوراک ایک تولہ تک ہے معمولی حالت میں ۷ ماشہ یا ۹ ماشہ کافی ہوتا ہے اس کو کھا کر دو گھونٹ تازہ پانی یا عرق بادیان یا اگر خرابی ہضم کی زیادہ شکایت ہو تو عرق پودینہ وغیرہ

سفوف سرخ

سوزاک جریان پتھری وغیرہ کے لیے بینظیر ہے خوراک ۶ ماشہ تا ایک تولہ قیمت ۱؍ فی تولہ

سفوف سفید

جریان سیلان الرحم کیلئے تریاق ہے خوراک ایک تولہ ہمراہ شیر بز قیمت ۱؍ فی تولہ

سفوف راحت

علاوہ معدہ تمام اعضاء خصوصاً دل، دماغ و جگر کے لیے اکسیر ہے بخار اتارنے اور پسینہ لانیکی واحد دوا ہے قیمت ۱؍ فی ماشہ خوراک ۱ ماشہ

ملنے کا پتہ: مینیجر انصاری دواخانہ، نیلی سرائے مراد آباد، یو۔ پی

انوکھا سرمہ (رجسٹرڈ)

نہایت قیمتی اجزاء سے نہایت احتیاط کے ساتھ سائنٹفک اصول پر تیار کیا گیا ہے۔ بینائی کو تقویت پہونچاتا ہے، روہوں (ککروں) کا دشمن ہے، دماغ کو فاسد رطوبتوں سے پاک کر دیتا ہے۔ تقویت دماغ میں بھی خاص اثر رکھتا ہے۔ پابندی سے اس کا استعمال ضعف بینائی، موتیا جالا، نزلہ کا پانی وغیرہ وغیرہ غرض آنکھ کے جملہ امراض کو دفع کر دیتا ہے۔ تھوڑے دنوں کے متواتر استعمال سے آپ کو چشمہ کی ضرورت نہیں رہے گی۔ طلباء اور دماغی کام کرنے والے حضرات کیلئے خاص طور پر ایک نادر ترین تحفہ ہے۔ حضرات علماء اور دیگر بزرگان ملت و ملک کی قیمتی سارٹیفکٹ ہمارے پاس موجود ہیں مگر ہمارے خیال میں تجربہ بہترین کسوٹی ہے۔

ترکیب استعمال روہوں میں جستی کے طور پر استعمال کریں، اور تقویت بصر وغیرہ کیلئے شب کو (یا اگر دن میں سوویں تو تب بھی) سوتے وقت پابندی سے استعمال کریں۔ اور اگر نرالا سرمہ رجسٹرڈ بھی مساوی مقدار میں ملا لیا جائے تو یقیناً بیش از بیش فوائد حاصل ہونگے۔

(**نوٹ**) اس سرمہ کے لگانے سے کسی قسم کی تکلیف درد، یا چبھن وغیرہ نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ نہایت باریک پیسا جاتا ہے۔ اس لئے بسا اوقات زیادہ لگ جاتا ہے۔ اور کبھی سلائی خالی ہی رہجاتی ہے۔ لہذا احتیاط کے ساتھ سلائی میں لگانا ضروری ہے۔ منافع اور لاگت کے لحاظ سے کچھ بھی نہیں ہے۔ قیمت ایک تولہ ۲/ تین ماشہ ۱۲/ علاوہ محصولڈاک ۳ ماشہ سے کم روانہ نہ ہوگا۔

منیجر

انصاری دواخانہ، محلہ فیل خانہ، مراد آباد۔ یو، پی،

نرالا سرمہ (رجسٹرڈ)

آنکھوں کی بینائی کو قائم رکھتا ہے۔ اگر بینائی کمزور ہوگئی ہو تو تقویت پہونچاتا ہے۔ یہ سرمہ اپنی خصوصیات اور منافع کے لحاظ سے خاص چیز ہے، یہ سرمہ سچے موتی، مشک زعفران۔ ممیران وغیرہ اجزاء سے تیار کیا جاتا ہے سوتے وقت اس کا استعمال مفید ہوگا۔ اور اگر "انوکھا سرمہ" (رجسٹرڈ) بھی مساوی مقدار میں شامل کر لیا جاوے تو بہت ہی بہتر ہو، قیمت فی ماشہ ۱/ ملنے کا پتہ

دواخانہ انصاری فیل خانہ، مراد آباد، (یو، پی)

اسلامی تعلیمات کا تبلیغی مرقع

یہ ایک عجیب و غریب نقشہ ہے جو مسلمانوں کی مذہبی ضروریات اور اصلاحی حاجتوں کے لئے بہترین اکسیر ہے۔ قومی زندگی کے لئے آبِ حیات ہے جس کے متعلق حضرت علامہ مفتی کفایت اللہ صاحب مفتی اعظم ہند و صدر جمعیۃ علماء ہند (مد ظلہ) فرماتے ہیں "اسلامی تعلیمات کا تبلیغی مرقع جو صدیقی المحترم مولانا مولوی محمد میاں صاحب مدرس مدرسہ شاہی مراد آباد نے مرتب کرکے شائع کیا ہے میں نے دیکھا ماشاء اللہ دریا کو کوزہ میں لاکر مسلمانوں میں اسلامی تعلیم کے عام کرنے کا بہترین ذریعہ تیار کردیا ہے۔ قرآن مجید کی آیات اور صحیح احادیث سے تمام مضامین ماخوذ ہیں۔ مسلمانوں کے لئے بیحد مفید ہے ہر گھر میں رکھنا اور اس سے فائدہ اٹھانا موجب سعادت ہے۔ حضرت علامۃ الحاج مولینا محمد اعزاز علی صاحب صدر مفتی و شیخ الفقہ و استاذ الادب دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں" میں نے اسلامی تعلیمات کے مرقع کو دیکھا مولانا مولوی سید محمد میاں صاحب نے اس کی تیاری میں جو کچھ جانفشانی اور محنت کی ہے وہ قابل قدر ہے اور مسلمانوں کیلئے اسقدر نافع ہے کہ ہر گھر اور مسجد اور مدرسہ میں اس کا ہونا ضروری ہے۔ یقین ہے کہ اصحاب خیر اس کی اشاعت میں کافی حصہ لیں گے۔ قیمت صرف ۲ر محصول ڈاک ۸ر فی سیکڑہ ۱۰ر

ملنے کا پتہ" مینیجر کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی امروہیہ دروازہ۔ مراد آباد۔ یو پی۔

علمی، ادبی، اقتصادی، سیاسی اور اصلاحی ماہنامہ

قائد

مراد آباد
یوپی

اہم مقاصد

(الف) سید الکونین رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اور بالخصوص اصحاب صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک اور مستند حالات پیش کرکے مسلمانوں کی مذہبی سیاسی اور اقتصادی یعنی مالی اور تجارتی اصلاح (ب) تاریخ عالم اور اقوام دنیا کے عروج وزوال کے فلسفہ اور وجوہات پر بحث کرکے مسلمانوں میں جذبات ترقی و عروج پیدا کرنا (ج) عربی طلبہ میں عربی زبان کا مذاق پیدا کرنا (د) ہندوستان و حجاز میں صحافتی رابطہ قائم کرنا۔

سرپرست

(۱) سیدنا شیخ الہند حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند
(۲) حضرت علامۃ الحاج مولانا محمد اعزاز علی صاحب شیخ الفقہ دارالعلوم دیوبند

اراکین تحریر۔ حضرت علامہ مولینا سید فخرالدین احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ حضرت علامۃ الحاج مولانا عبدالحق صاحب مدنی مدیر جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد حضرت علامہ ابوالقاسم مولینا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی۔ مولانا الحاج محمد اسمعیل صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ قائد التحریر مولانا محمد میاں صاحب استاذ الادب جامعہ قاسمیہ و ناظم جمعیۃ علماء مرادآباد مولینا محمد فاضل صاحب محمودی۔ مولانا سعید احمد صاحب پروفیسر اکبرآبادی۔ مولینا محمد ادریس صاحب میرٹھی ؛

سید محمد میاں پرنٹر و پبلشر نے شاہی برقی پریس میں طبع کراکر شائع کیا